بیمن و توفیق خلاق دو جہان و رسول انس و جان

کتاب مستطاب خزینۂ فضائل و برکات و گنجینۂ پند و
موعظت و ذخیرۂ نجات شواہد انوار المسمی بہ

اختصار فی فوا[illegible]

من نتائج افکار فلک آثار جامع علوم ظاہر و باطن حضرت مولوی
حاجی محمد محی الدین شاہ صاحب قادری امداد اللہی متخلص خاطر دام فیوضہم

در مطبع محبوب شاہی واقع حیدرآباد دکن طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و سپاس خالق الناس و نعتِ جناب قدسی اساس خیر البشر خاتم الانبیا
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَسَلَّمَ
کے واضح ہو کہ یہ چند فوائد مختصر ہین جنکو مین نے حسب فرمایش اپنی
اہلبیت کے لکہا اور چند عقاید ارباب تصوف کے متفرق جو ضروری
تھے صاف صاف بیان کیا تاکہ جلد فہم مین آوے اور تشفی بہم پہونچے اور عقیدۂ
صحیحہ سے فائدہ آخرت کا حاصل ہووے۔ نام تاریخی اسکا اختصار ہی کیونکہ
۱۲۹۲
نہایت مختصر لکہا ہون خدا تعالی ہر شایقین کو اس سے بہرہ بخشے اور اعتقادات
ملاحدہ سے بچاوے اور اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیروی
عطا فرماوے اور اصل مقصد کو پہنچاوے۔ امین ثم امین یا رب العالمین ؏

مختصر

حق سبحانہ تعالی شانہ نے تمام مخلوقات مین انسان کو شرف دیا اور کتابون کو
نازل پیغمبرون کو روانہ فرمایا تاکہ اول اپنے خالق کو پہچانے بعد

اوسکی پرستش کرین اعنے امر و نہی بخوبی بجا لاوین پہچانت معرفت کو
کہتے ہین خدا صاحب کی معرفت تین قسم پر ہے

فائدہ

اول معرفت عام مسلمانون کی جیسا مان باپ یا اوستاد وا قربا سکہاتے ہین
یا کتاب پڑہاتے ہین اوسی کے بموجب خدا تعالی اور اوس کے رسولون اور
روز قیامت پر عقاید شرعیہ کے موافق ایمان لاتے ہین اور حسب طاقت
صوم وصلواۃ حج و زکواۃ وغیرہ اعمال کو بجا لاتے ہین مگر اون لوگون کو
دلائل عقلی ونقلی سے بہ خوبی ثبوت عقیدہ کا قوت نہین اسلئے اس ایمان کو
تقلیدی کہتے ہین اس مین بھی ہر ایک کا ایمان واعتقاد ایک طور پر نہین ہے
ہر ایک کے نیت و شوق کے بموجب امر رات دین وصدق یقین مین
زیادہ فرق ہے جسقدر عقیدہ مضبوط ہوگا یقین اور درد دین بھی
زیادہ رہیگا اوسیقدر آخرت کا فائدہ اونکو حاصل ہوگا خدا تعالی بہشت
نصیب فرماویگا مگر اس درجے کے ایمان مین نقصان باقی ہے یہہ ادنی درجہ ایمان کا ہے

فائدہ

دوسرا علما وفضلا کا ایمان و اعتقاد ہے انہون نے دلائل عقلی ونقلی سے ثبوت
ہستی و وحدت آلہی کا دیا ہے انکا یقین زیادہ استوار ہے ان کے
اعمال بدرستی وصفائی ادا ہوتے ہین اپنے اخلاق کے نیک کرنے پر
قادر ہین بداخلاقیون سے اجتناب کرنیکا طریق جانتے ہین اسپر عمل بھی
کرتے ہین اکثر لوگون کو ان سے فائدہ دینی پہونچتا ہے اس لئے انکا درجہ اعلی

وارفع ہی بہ نسبت درجۂ اہل تقلید کے زیادہ بلند وبہتر ہے مگر انکے عقیدے مین
بھی ہنوز نقصان باقی ہی کیونکہ یہہ لوگ دو وجود کے قایل ہین ایک وجود
خدا کا دوسرا وجود عالم کا جانتے ہین خالق ومخلوق مین کسی وجہ سے عینیت
ثابت نہین کرتے بلکہ کفر جانتے ہین خالق ومخلوق مین تمام وجہ سے غیریت
کے قائل ہین اس باعث سے محققین کے نزدیک انکے عقیدے مین شرک
خفی باقی ہی اسی نقصان کے سبب سے یہہ لوگ فقط مومن ہو سکتے ہین ولایت کا
مرتبہ حاصل نہین کرسکتے ہرچند ترک دنیا کرین تعلقات کو چھوڑین نفس کی
خواہشات کو ترک کرین زاہد متقی بنین ایمان کا درجہ بڑا پائین مگر ولایت اور
کشف سے محجوب ہین خدا کے قرب و وصال سے محروم فقط تیسرا درجۂ ایمان
واعتقاد اہل تحقیق کا ہی انہون نے اعتقادات وعبادات شرعی تمام وکمال
ادا کرتے ہین اور خلاف شرع شریف عمل نہین کرتے وحدت الوجود کے
اور عینیت اور غیریت کے قایل ہوتے ہین اور کمال مجاہدۂ نفس سے درجہ
اعلی حاصل کرتے ہین یہانتک کہ کشف ہوتا ہے جو اولیا غوث قطب آج تک
ہوئے ہین اور ہوتے آئے ہین اسی تیسرے درجہ کے ایمان واعتقاد
سے ہوے ہین اور ہوتے ہین۔

فائدہ

اس تیسرے درجہ کا ایمان و اعتقاد جسکو حاصل ہو وہ معاذ لی نہین ہوسکتا
قرب الٰہی پا نہین سکتا فقط اس اعتقاد صحیح سے ایمان کامل حاصل ہوا
اوسکو عارف باللہ کہتے ہین شرک خفی سے باہر آیا اپنی ہستی موہوم کی

حقیقت سے واقف ہوا دوم درجہ کے ایمان واعتقاد والون سے اس عارف کا درجہ صد چند آخرت مین بلند و بالا رہیگا۔

فائدہ

مرتبہ ولایت اور دولت قرب و وصال آلہی حاصل ہونے کے واسطے محنت اور مشقت مقررہ اور جاذبۂ غیبی شرط ہے اور جذبہ غیبی محض عنایت آلہی ہے محنت و مشقت یہہ ہی کہ پیر کامل سے تیسرے درجہ کا ایمان و اعتقاد حاصل کر کے تعلقات ظاہری اور شہوات جسمانی اور جو لذات فانی کہ حواس خمسہ اور حظ نفس سے علاقہ رکھتے ہین ترک کرنا دل کو محبت آلہی کے سواے ماسوا اللہ کی محبت اور خواہش و رغبت سے پاک کہنا اپنی خودی کو دور کرنا جسکو ہندی مین مَین پنا اور عربی مین انانیت کہتے ہین وہ یہہ ہی کہ اپنی ذات کو اور صفات کو اور اپنے افعال کو مستقل اور اپنے ہین جانتا نہایت بدہی بلکہ اپنے کو بے وجود اور اپنے صفات کو خدا کی صفات کا پرتو اور اپنے افعال کو خدا کے افعال کا پرتو جانے جب ایسا یقین کیا اُسوقت نہ وجود رہا نہ صفات رہے نہ افعال رہے حقیقت مین موجود خدا ہوا حیات و علم و قدرت و ارادت سمع و بصر و کلام یہہ صفات خدا کے ہوے اور تمام افعال اسی فاعل کے ہوے پس یہہ عارف یک سگل عریض و طویل مضغۂ عیب ناک بے وجود مردہ جاہل عاجز مضطر گنگ و کور و کر باقی رہا پہر مَین پنا یعنی انانیت کہان باقی رہی جب یہہ تصور اسکا جم گیا کر آلہی دل پر غالب ہوا سواے خدا کے اور ہستی

خدا کے اس کے دل مین ماسوا اللہ باقی نرہا اور اپنی ہستی سے بیخبر
ہوگیا تب دل مین ایک نور غیب سے پیدا ہوتا ہی اس نور سے تمام غیب
اسپر کشف ہوتا ہی ہم جو بات خواب مین معلوم کرتے ہین اور دیکھتے ہین وہ
عارف بیداری مین دیکھتا ہے اور معلوم کرسکتا ہے تزکیہ نفس سے جب
احکام بشریت کے مغلوب ہوجاتے ہین روح قوت پکڑتی ہے یہانتک
کہ جیسا اپنے بدن مین تصرف کرتا تھا دوسرے بدنون مین تصرف
کرسکتا ہے تمام عالم اس کے حق مین اپنے جسم کے مانند ہوجاتا ہے اس
تصرف مین بھی نہایت مرتبے کا فرق ہے یعنی جسقدر محنت کیا ہی نفس
پاک اور دل قوی ہوا ہے اوسی قدر تصرفات کا قوت حاصل ہوجاتا
ہے کسی کو کم کسی کو زیادہ اسی تصرفات کا نام کرامت اور معجزہ
ہے اسکا بیان بہت طویل ہے امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ کیمیای سعادت
کے عنوانون مین بہت خوب صاف وصریح بیان فرماے ہین
جو لوگ وہ دیکھتے ہین اسبات کو خوب سمجھہ سکتے ہین مگر یہہ بیان
بھی شاید قریب الفہم ہوا اس سبب سے کہ مختصر ہے ورنہ امام ممدوح
کی فہمایش اور صاف بیانی بیشک کرامت سے خالی نہین۔

فائدہ

یہہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اعتقادات وعبادات شرعیہ کا خلاف کرکے
یا اسکا منکر ہوکے یا اوس کو حقیر جان کے کوئی ولی یا قطب نہین ہوسکتا
اعلی درجہ کو ہرگز نہین پہونچ سکتا بلکہ وہ منکر اور گمراہ ہے۔ کیونکہ

یہہ اعتقادات ملاحدہ کے ہین چنانچہ ملاحدہ کا ذکر آخری رسالے
کے مختصر مین بیان ہوگا پس طالب الٰہی کو ضرور ہے کہ اعتقادات
واعمال شرعیہ پر مستحکم اور مضبوط رہے رسول خدا کی پیروی کے سوائے
یہہ راہ حاصل نہو سکیگی۔ یہہ راہ تصوف باطن شریعت ہی اس روسے ہر دو
راہ شریعت ہین مثلاً ظاہر و باطن جسم و روح کے مانند ہی اگر جسم بے روح
ہو تو مردہ ہی اگر روح بے جسم ہو تو ناقص اور عاجز ہی کیونکہ جسم و روح
باہم ملکر رہے تک انسان کہینگے اور روح کو تصرف کا اختیار ہی ورنہ انسان
کا لفظ فقط روح بے جسم پر صادق نہ آویگا اسی طرح راہ تصوف کی مطابق
شریعت کے نہو تو اسکو راہ حق اور عقیدہ درست نہ کہینگے سوائے اسکے
اگرچہ ظاہر شریعت مانند پوست کے ہی باطن شریعت اعنی تصوف مانند مغز
کے پس پوست باقی ہی تک مغز درست اور باقی رہتا ہی اگر بے پوست مغز
رکھا جاوے تو جلد خراب و گندہ اور ناکارہ ہو جائیگا کام نہ آئیگا فقط
اس واسطے متابعت شریعت کی ادنی سے اعلی تک عامی سے عارف
تک ضرور و لازم اور فرض عین ہی جس شخص نے اسکو ترک کیا شیطان
کے فریب مین آیا مگر بعضے مجذوب اور مغلوب الحال اولیاء اللہ سے
بعضے اقوال و افعال خلاف شریعت ظہور مین جو آئے ہین اوسکا سبب
یہہ ہی کہ آدمی کی عقل برجا رہی تک اوسپر حکم جاری ہی جب اسکی عقل و
حواس برجا نہین حال اوسپر غالب آتا ہی تو وہ مغلوب الحال ہو جاتا ہی لہذا
وہ معذور ہی اوسکا حکم دیوانہ اور طفل بے عقل کا سا ہوتا ہی فقط

فائدہ

بہشت کے درجے اور بہشتیان کے مراتب اور دیدار آلہی کی لذت کا تھوڑا سا بیان یہان لکھنا ضرور ہوا بہشت کے درجے زیادہ ہین اور ایک درجے سے دوسرے درجے تک زیادہ فرق ہے بدستور لذت دیدار جمال اقدس آلہی تعالی ذکرہٗ جلّ شانہ واعظم برہانہ مین بھی بہت درجے ہین ہر ایک درجے مین زیادہ فرق ہے اسکا مفصل حال کیمیائے سعادت کے باب محبت سے معلوم ہوگا یہان بطور اختصار تھوڑا بیان کرتا ہون بالفعل تین درجے لکھتا ہون اسی پر دوسرے درجے قیاس کر لے سکتے ہین۔

تمثیل

ایک باغ ہے بادشاہی بہت بڑا کمال درجے مین وسیع جسکا حد نہین اسمین اقسام اقسام کے میوے طرح طرح کے نعمتین اقسام کی آرایش و زینت کے اسباب موجود ہین اسمین بہت سے درجے ہین کوئی ادنیٰ کوئی اعلیٰ کوئی اس سے اعلیٰ مثلاً ایک قوم کے لوگون کو باغ مین آنے کا حکم ہوا انہون کو باغ کے ایک طرف کونے مین جائے دئے انکے حوصلے موافق انہون کو وہان میوے اور نعمتین کم درجے کے میسر ہوے اور بادشاہ کی سواری جب اپنے جائے سے باہر برآمد ہوتی ہے تو یہہ لوگ جو باغ کے کونے مین ہین دور سے جھپک سواری کا اور تجلیات شوکت بادشاہی کو دیکھے اپنے اپنے حوصلہ کے

موافق اس کے دیکھنے سے لذت پاے کیونکہ باغ مین آنے سے اول
بادشاہ سے کچھ محبت اوس کے دیکھنے کا شوق نہین رکھتے تھے اس
سبب سے چندان حلاوت نہین پائے جس جس کے دل مین کچھ شوق تھا
اسقدر حلاوت حاصل ہوی یہہ درجہ اہل تقلید اور عوام کا ہے اس ایک
درجہ مین ہزارہا درجے بقدر مراتب ایمان و اعتقاد و شوق لقاے الٰہی کے
قیاس کئے جاتے ہین دوسرا درجہ باغ کا جو امرا و عمدگان و معززین درگاہ
پادشاہی کے واسطے مقرر ہے پر تکلف زیادہ آراستہ ہی اور نہایت
درجے کی نعمتین اس مین دہرے ہوے وسط باغ کے قریب ہوتا ہی لہذا
یہہ لوگ زیادہ ناز و نعمت مین رہینگے اقسام کے میوے طرح طرح کی
خشبون سے محظوظ ہوینگے جب پادشاہ کی سواری برآمد ہوگی اُن سے
قریب آئینگے یہہ لوگ دیکھ کر خوش اور محظوظ ہوینگے جس قدر شوق
دیدار جمال پاک کا رکھتے تھے اوس قدر لذت و حلاوت حاصل کرینگے
بعضے حیرت مین رہ جاینگے بعضے بیہوش بعضے مبہوت و بے خود و
بعضے خاموش رہینگے یہہ درجہ علما و صلحا و زہاد و عارفین و عابدین کا
ہی تیسرا درجہ وسط باغ مین نہایت آراستہ و پیراستہ رونق دار کمال
خوبی و خوش اسلوبی سے تیار کرکے عمدہ عمدہ بستر خوشتر اعلیٰ درجے کے
نعمتان رکھکے اور تشنہ تر بیشتر میوہ گردا ن تخت عزت پادشاہی کے
ہین وہ پادشاہی مقام جو اس مقام کا درجہ سب سے اعلیٰ واقع ہے
تیسرے قوم کے بہشتیان کو اس تخت گاہ کے متصل جا

دیتے ہین سوئے دیوانگان تمام نعمت اور سب چیزون سے ہاتھ اوٹھا
فقط جمال پاک کو تکتے رہتے ہین ہزار نعمتون کی لذت لاک راحتون کی
حلاوت اُس دیدار مین پاتے ہین پلک مارنا انکو گوارہ نہین اُس حضور نور
وقرب سراپا سرور سے کوئی دم دور رہنا نہین چاہتے انکی غذا فقط
لقاے پادشاہی ہی برآمد ہونے کی حاجت نہین ہے نہ سفتے ہ دیکھتے کا وعدہ دوسرن
کے واسطے ہی انھون کو یہہ دولت علی الدوام حاصل ہی یے لوگ اس
جمال کے اسقدر شیفتہ اور فریفتہ ہین کہ اگر درجہ دوم والون کی
بہشت مین انکو مقام دیوین تو اونکے حق مین پادشاہ کی بیحضوری
کے باعث سے دوزخ ہو جاوے۔ یہہ قوم عاشقان وعارفان واصل
واولیاء کامل وشیفتگان جمال باکمال ایزد متعال ہین جو دنیا مین خود
عشق ومحبت سے شیفتہ تھے وہان اونکی شیفتگی دہ چند ہو گئی اُن
مین بھی ہزارہا درجے ہین پیغمبرون سے لیکر قطب وولی کے درجے
بقدر مراتب اسی مین محسوب ہین۔ حاصل یہہ کہ دنیا مین جو لوگ بہشت
کے نعمتون کے عاشق تھے انکو نعمت بہشت جو لوگ عاشق دیدار
تھے انکو بہشت اعلی واقدس یعنی دیدار مطلق وقرب حق ملیگا۔

فائدہ تحقیق محبت مین

سب لوگ جانتے ہین کہ اپنا فرزند اپنا مال اسپنے کو بہت مرغوب بہت
خوب نظر آتا ہے سبب اسکا یہی کہ اسکی محبت ہے بس جس کو جس سے
محبت ہو جاتی ہے اُس کے نزدیک رہنے کی اُسکی ملاقات کی اسکے

دیکھنے کی لذت وحلاوت اُسکی زیادہ معلوم ہوتی ہے یہہ بات
ہر کوئی تجربہ سے معلوم کرسکتا ہے - حاصل یہہ کہ جس چیز سے آدمی کو
محبت زیادہ ہو وہ چیز بہت پیاری اور مرغوب نظر آتی ہے جو عاشق
خدا کا ہے اوس کو خدا سے زیادہ کونسی چیز عزیز اور پیاری ہوگی
پس یہ تین درجے جو بیان ہوے ہر درجے مین بہت سے درجے ہین اگر کوئی
شخص دنیا مین جسقدر شوق وطلب ومحبت دیدار الٰہی رکہتا ہہا وہان اسیقدر لذت
وحلاوت حاصل کریگا اگرچہ دیدار عام میسر ہوگا مگر لذت وہ شخص حاصل کریگا جو کہ دنیا مین اوسکا
شوق رکہتا ہہا - مثلاً اقسام کی نعمت دسترخوان پر لار کھتے ہین اور سبکو
کہانے کا اذن عام دیتے ہین مگر جس کو اشتہا صادق ہو اور مزاج
مرض سے پاک ہو اوسکو اوس نعمت کی لذت حاصل ہوگی مریض
کو نعمت تلخ اور بدمزہ نظر آویگی - اسی پر قیاس کیا جاے وہان
روز آخرت کا حال بھی بے کم وکاست ایسا ہی رہیگا واللہ اعلم
پس دنیا مین جو لوگ کہ لذت جسمانی سے کام نہین رکھتے ہین شہوات
نفسانی سے ہاتھ اٹھاتے ہین شوق ومحبت الٰہی سے بہرہ رکھتے ہین
آخرت مین وہی لوگ اوس قدر فائدہ لقائے الٰہی سے اوٹھاوینگے
فقط اس دیدار کی جلال وہیبت سے کافرون پر عذاب زیادہ ہوگا
کیونکہ مرض قلبی رکھتے ہین -

فائدہ مکررہ

زیادہ توضیح کے واسطے اور دوسرے طور سے لکھا جاتا ہے یعنی طالب
تین قسم پر ہوگا طالب دنیا - طالب آخرت - طالب مولی
اگر طلب دنیا کی ہے اِس مین دین کی بھی طلب ہے تو اپنے حال پر دیکھنا
کہ طلب ہر ایک کی کس درجے پر ہے اگر دین کو دنیا پر فدا کر دیسکتا ہی اسکا
خدا حافظ ایمان کیا ہے کس قدر عزیز ہے آخرت کو نسار ونر ہے ہنوز
نہین پایا جاتا ہے تو یقین حاصل نہوا اسکے ایمان کا خوف ہی کیونکہ
ایمان کو سلامت لیجانیکی امید نہین - اگر دنیا کو دین پر فدا کرسکتا ہی یعنی
دین کو دنیا سے عزیز رکھتا ہے لاکن طلب دنیا بھی رکھتا ہی دنیا کو ترک
نہین کرسکتا لاکن دنیا کے سبب سے دین کو خلل نہین پہونچنے دیتا ہی تو
ایسکو ایسی دنیا مبارک ہی چیندان خوف ایمان نہین امید ہے کہ خدا تعالی
اسکے ایمان کو حفاظت سے اسکے سات کریگا اِس مین بھی بہت سے
درجے بہت سے مراتب ہین -

فائدہ

طالب آخرت کا وہ مرتبہ ہے کہ دنیا سے بقدر ضرورت اختیار کرے
ہمیشہ عبادت و طاعت مین مشغول رہے دنیا سے اہل دنیا سے تعلق
ترک کیے آخرت کی نعمت اور بہشت کی لذت کا طلبگار رہے دنیا کی لذات
ترک کرنے سے اسکا غرض یہہ رہے کہ لذت بہشت اور حور و
قصور ملے اور عذاب دوزخ سے رہائی پاوے ایسے عمل والے
لوگ وہ فریق ہین جنکو زاہد کہتے ہین یہی علماے ظاہر ہین انشاء اللہ

تعالی انکو عذاب دوزخ سے رہائی اور لذت بہشت تک رسائی ہوگی
انہیں مین دوسرا ایک فریق ادن سے درجہ مین اعلی وہ ہے کہ
باوجود طلب لذات بہشت کے دیدار آلہی سکے نعمت کا بھی خواہان ہے
ہردو حلاوت کا مشتاق ہے انکو بہ نسبت زاہد صرف کے دیدار آلہی
کی زیادہ حلاوت میسر ہوگی اگرچہ زاہد بھی دیدار ایزدی کا منکر
نہین مگر چندان خواہش نہین رکھتا تھا فقط حلاوت و لذت آخرت
بہشت و حور و قصور سمجھا تھا لقای آلہی کی لذت کے بھید سے واقف
نہین تھا محبت آلہی کو نا جائز جانتا تھا کہتا تھا کہ محبت ہمجنس مین ہوتی ہے
بندے کو خدا کی محبت سے کیا نسبت ہی اطاعت آلہی محبت آلہی سے
کم نہین افسوس کہ اس نے بندیکو خدا سے جو نسبت و معیت وجودی
ہے اس کے بھید کو نہین جانا تھا وحدۃ الوجود کا انکار کیا تھا
جب وجود واحد ہوا رب از روے وجود عبد کا عین ہی پہر اس
سے زیادہ کیا نسبت ہوگی۔ پس محبت یہی نسبت کا ثمرہ ہی یہہ نسبت
و معیت ایسی نہین کہ جو شرع شریف سے منع ہی مگر عینیت لغوی بلا
غیریت کہنا ہر فریق کے نزدیک بھی کفر ہے یہان عینیت اصطلاحی
سے مراد ہی پس اس روسے چونکہ اصل وجود واحد ہے گویا از روی
وجود کے عینیت ہے فنعم یہہ عطائے آلہی و عنایت ازلی ہی حاصل
مدعا معتقدان و مشتاقان دیدار بقدر اعتقاد و اشتیاق دولت
دیدار سے محظوظ ہونگے اور نعمات بہشت پاوینگے۔

عینیت اور غیریت کا بحث اس رسالہ مین اور غایۃ المرام مین بھی
مرقوم ہے۔

فائدہ

طالب مولی دنیا مین صرف سوختہ عشق و محبت رہے رضای آلہی مین
اپنے خواہشات کو دور کردے اگلو آخرت مین آرزو ہی تو قرب و نزدیکی
و لقاسے سرمدی کی ہی خوف ہی تو عذاب دوری و بے حضوری کا
ہی عذاب دوزخ کو عذاب مہجوری کے روبرو کچھہ چیز نہین جانتے
لذات بہشت و حلاوت حور و قصور کو حظ نفس جانتے ہین لذت
لذت دیدار کے آگے بے مزہ اور ناگوار تصور کرتے ہین یہہ فریق خاصان
بارگاہ و عاشقان و شیفتگان درگاہ بلند پایگاہ ہین۔ پس یہہ لوگ نہ
دنیا سے کام رکھے نہ دین سے غرض صرف طالب مولی ہین۔ اوسی پر
جان فدا اوسی کے مبتلا۔ پس اس ہر تین فریق کے حوصلے اس بیان سے
صاف ظاہر ہین اون کے آخرت کے ثمرے پوشیدہ نہین فہم من فہم۔

مختصر فی الاسرار

بعض امور پوشیدہ جو فہم عوام مین نہین آتے ہین کرکے کیمیاے سعادت
مین صاف نہین لکھے ہین بسبب ضرورت یہان کچھہ اسکا بیان ہوتا ہی کیونکہ
یہہ اسرار ہین جسکو اسکا حوصلہ ہو دیکھے و گرنہ شک مین گرفتار نہ ہو جاوے
یا مرشد سے تحقیق کرے تب اس اعتقاد کی لذت و حلاوت حاصل ہوگی

اسرار دربیان تنزلات

واجب الوجود ذات خدا کی ہے ممکن الوجود اعیان ثابتہ ہین علم
الہی مین ہین تک انکو معلومات اور اعیان داخلی اور حقایق عالم بھی
کہتے ہین ظہور مین آئے بعد اعیان خارجی نام رکھے ہین اعیان خارجی
کا نام کائنات ہے اور عالم بھی ہے پس جو کچھ محض ذات آلہی سے تعلق
رکھے اسکو مراتب الہیہ کہتے ہین جیسا صفات و اسما یہہ ہمیشہ ہر حال
مین ہر مرتبہ مین مثل ذات کے قدیم بے عیب پاک منزہ مقدس
ہین اس کے تین مرتبے لکھے ہین اس تین کے بعد ظہور کائنات
اس کو مراتب کونیہ کہتے ہین اس کے تین مراتب جملہ چھے مرتبہ
ہوے ذات کا ابتدائی مرتبہ لا تعین ہے بعد مرتبہ تعین اول
دوسرا مرتبہ تعین ثانی یہہ ہر سہ ذات کے مراتب الہیہ ہین بعد
اس کے مرتبۂ روح مرتبۂ مثال مرتبۂ جسم ان سب کے بعد مرتبہ
انسان ہے مرتبۂ لا تعین کے سواے انسان تک چھے تنزل
ہوے اسکو تنزلات ستہ کہتے ہین مرتبۂ انسان مرتبۂ جامع کہ
یہہ مرتبہ سب مرتبون کا اخیر ہے اسکے سواے مرتبہ تعین اول سے
مرتبہ جسم تک پانچ مرتبہ ہوتے ہین اسکو حضرات خمسہ کہتے ہین
غرض اسکی کیفیت معلوم کرنے سے حقیقت انسان اور کیفیت
کائنات کی ظاہر ہوتی ہے اس باعث سے مجملاً اس تنزلات کا
بیان لکھا جاتا ہے ہر چند معتبر کتابون مین اسکا بیان بہت وضاحت سے
مختصر بیان کرتا ہون غایۃ المرام مین بھی لکھا ہون۔

فائدہ

تنزل اس کو کہتے ہین کہ ایک شئی اول آپ جس مرتبہ مین ہی اس مرتبے مین باوصاف خود قایم رہکر دوسرے مرتبہ مین ظہور کرے مثلاً شخص اور سایہ - عکس اور شخص -

اسرار

ذات الٰہی تعالیٰ شانہ کو اُس بات کے نظر کرتے کہ ذات مطلق وبے قید ہے اعنی نہ اسما کا نہ صفات کا قید اوس کو لگا سکتے ہین اسوقت ذات مطلق کو ذات سا ذج مجہول النعت غیب الغیب کہتے ہین کیونکہ یہہ مرتبہ عقل کے حد سے دور ہے اِس مرتبہ مین ہست محض کہنے کے سواے دوسرے کسی قسم کی پہچانت ممکن نہین اس مرتبہ کو مرتبۂ لاتعین و مرتبہ احدیت بھی کہتے ہین مثلاً ایک اجنبی شخص کو تو دیکھا ابھی اوس نے تیرسے نہ بات کیا نہ ہنسا نہ کوئی قسم کی حرکت نہ کوئی طرح کا اشارہ کیا نہ کوئی کمال اپنا ظاہر کیا نہ نام و نشان بیان کیا تو اسکو یہی کہیگا کہ ایک فرد بشر ہے مگر کوئی اسکی صفت اسکے اسما اسکے کمالات کو بیان نہین کرسکیگا نہ معلوم کہ ہندی ہی یا رومی یا عجمی یا ترکی یہی معلوم کہ ہست ہے نیست نہین اور اوس کے کنہہ سے اِسکی حقیقت سے واقف نہو سکیگا پس معلوم ہوا کہ مرتبۂ لاتعین کا یہی حال ہی یعنے خدا تعالےٰ کے صفات اور اسما اس مرتبے مین ایسا پوشیدہ تھے جیسا شجر تخم مین اوس کا کنہہ وہی جانے جب اپنی ذات اور احدیت کو

اپنے پر جلوہ گر فرمایا اور بطریق اجمال سے کے اپنے اسماء اور صفات پر
نظر کیا اس کو مرتبہ تعین اول و مرتبہ وحدت و مرتبہ برزخ اور حقیقت
محمدی سے کہتے ہین جب اپنے اسما و صفات سکے تمامی کمالات کو اپنے
علم مین بہ تفصیل پایا مثلاً نقاش جسطرح اپنے ذہن مین نقوش کا اور
تصویرات کا نقش مفصل خیال کر کے دیکھتا ہے تو تمام نظر
آتا ہے اسی طرح خدا تعالی تمام کائنات کا حال اول سے آخر
تک جزء سے کل تک اپنے علم مین ملاحظہ فرمایا جو جو نقوش
کہ علم الہی مین ثابت ہوئے اوس کو اعیان ثابتہ کہتے ہین جیسے کہ
کاتب کے ذہن مین حروف ہین اگرچہ تمام عالم کے حقایق یہی ہین
لاکن خود بخود خارج مین ظاہر نہین ہو سکتے کوئی شخص ظاہر مین
لایا تو ظاہر ہو سکتے ہین جیسے کہ ذہن مین نقاش کے جو نقش
ہے بحالہ رنگ یا سیاہی کے لباس سے بعینہ وہی
نقوش خارج مین آتے ہین حاصل مدعا یہان تین مرتبے ہوئے
جنمین الہیت کے سوائے اور کچھ نہین یعنے عین ذات ہے
کسی وجہ سے غیریت کا نام نہین آیا اس مرتبہ اخیر کو واحدیت کہتے ہین
بعد خدای جل حکمتہ نے اپنے حکمت بالغہ سے اپنی ذات و صفات
کا ظہور خارج مین ہونے کے واسطے روح کو پیدا کیا یہہ
تنزل اول ہوا یہان سے دوئی کا نام آیا بعد اس کے مثال بعد اسکے
عرش کرسی افلاک عناصر موالید ثلاثہ یعنے جماد نبات

حیوان ان تین مرتبے مین داخل ہین فقط کائنات یہی ہے۔

فائدہ

مرتبہ لاتعین کنہ ذات کا مقام ہے وہان ملائک مقربین و رسل کی عقل عاجز ہے کیونکہ حقیقت واجب کا مرتبہ ہے کوئی ممکنات سے اس کی معرفت حاصل نہین کرسکتا ہان مرتبہ تعین اول سے تعین ثانی تک حد بشر ہے واقف ہوسکے اس واقف ہونے کا نام علم وحدت علم حقایق و اسرار ہے۔

توضیح تنزلات بطرز دیگر

اسرار

کان اللہ ولم یکن معہ شئی۔ یعنے اول فقط ذات پاک اللہ سبحانہ تعالےٰ کی تہی اور کوئی چیز اوس کے ساتہہ نہ تہی بلکہ اوس کے صفات کا ظہور بہی نہ تہا اگرچہ ذات مین تمام صفات موجود تہے مگر جوش استغنائی کے سبب اپنے مین آپ مشغول رہتے تہے اپنے صفات اور غیر کے وذات کے طرف توجہ نہین فرمایا ہرچند کہ حیات و علم و ارادہ و قدرت و سمع و بصر و کلام وغیرہ تمام صفات قدیم جیسے کہ اوسکی ذات کی ساتہہ موجود تہی اسیطرح ذوات عالم ممکنات صفت علم مین موجود تہی مگر ظہور نہین رکہتے تہے جیساکہ تخم مین شجر ہو یعنے تخم کے باطنمین گرچہ شجر پوشیدہ تہا

اوس کو زمین مین بونے سے شاخ و برگ و گل و ثمر کہان سے ظہور پاتا
پس ذات حق اپنے مشاہدہ مین آپ ایسی مشغول تہی کہ ملاحظہ صفات
کی گنجایش نہی اگرچہ صفات بہی قدیم ہین لاکن ظہور اون کا بہ نسبت
ذات کے بعد ہے غور کرین تو ذات و صفات ایک اعتبار سے واحد
ہے اور ایک روسے جدا جیسا کہ آفتاب اور اوسکا نور ایک شی ہے
ایک روسے آفتاب کو آفتاب کہین گے اور نور کو نور آفتاب حاصل
مدعا اس مرتبہ کو جو ذات مین صفات مندرج تہے غیب الغیب اور غیب ہویت
اور غیب مطلق اور مرتبہ احدیت مرتبہ لا تعین مجہول الکیفیت و منقطع الاشارت
کہنہ ذات و ذات بحت و ذات ساذج و ذات مطلق کہتے ہین۔
اگرچہ اور بہی نام ہین مگر بیان اختصار منظور ہے جبکہ ذات
حق سبحانہ تعالے کی اپنے آپ ظہور فرمائی تو انا ظاہر ہوا
یعنے مین ہون کہا اس مرتبہ کو تعین اول اور مرتبہ وحدت برزخ
کبرے حقیقت محمدی تنزل اول کہتے ہین اس کے سوا اور
بہی نام ہین۔
بیان جانے لحاظ ہے کہ مرتبہ احدیت مین سوائی ایک ذات بحت
کے کوئی اعتبار نہ تہا اس مرتبہ وحدت مین چہار اعتبار پیدا ہو گئے
کیونکہ اول انا کہنے کے لئے ذات کا وجود ضرور ہے دوسرا
اپنے ذات سے آپ خبردار ہونے کے بغیر انا صادر نہین ہوتا
لہذا ذات کو اپنی ذات کا علم ہونا ضرور ہے۔ تیسرا اپنے آپ

آپ ظاہر تو تو ذات کو اپنی ذات کا شہود حاصل ہوا چونتہا اپنے
پر آپ ظاہر ہونے کے لئے نور درکار ہے کیونکہ ظلمت مانع ظہور
ہے پس یہہ چارون اعتبارات محض ایک ہی ذات کے فرض
کئے ہین لھذا ان مین کسی طرح کی غیریت ملحوظ نہین کیونکہ یہان ایک
ہی ذات موجود ہے علم بھی ذاتی ہے ظہور و نور بھی ذات ہی
ہے اس مرتبہ مین اللہ تعالے کو اپنے کمالات کا علم اجمالی
ہے یعنی یہان بطریق اجمال کے جانا تفصیل کمالات کی دوسرے
تعین مین ہوتی ہے - اس مرتبہ وحدت کے مجملی علم کا نام شیونات
ہے مرتبہ ثانی کے معلومات مفصلہ کو اعیان ثابتہ کہتے ہین جب
ذات الہی اپنے علم کے تفصیل کے طرف متوجہ ہوئی نتایج علم قدیم
یعنے معلومات جو ازل سے علم کے ساتھہ رہکر علم مین پوشیدہ تھے
ظاہر ہوئے مثلاً ہم اگر اپنے علم طرف متوجہ نہون تو ہم جو جو بات
کر جاتے ہین اور جس جس چیز کی سمجھہ رکھتے ہین پوشیدہ رہتی ہے
جب او دہر ہم خیال کرکے بہ تفصیل اپنے خیال اور حافظے پر نظر
کرتے ہین تو تمام علوم جمیع حالات جملہ کیفیات آنکھون کے روبرو
حاضر ہوتے ہین فقط بہ تفصیل متوجہ ہونے کے اور خیال کرنے
کے محتاج رہتے ہین اسیطرح مرتبہ تعین اول مین ذات جب
تفصیل علم کے طرف توجہ فرمائی تب اپنے ذات کے
جمیع صفت ظاہر ہوئے جب صفت علم کی ظہور پائی

اس کے معلومات از جزتا کل ثابت ہوے پس صفت قدرت کے
تمامی مقدورات اسیطرح ہر ہر صفت کے اور ہر ہر اسم کے مظاہر
صاف وصریح مفصل ظاہر ہوگئے حق تعالی معاینہ فرمایا اس مرتبہ کو
تعین ثانی مرتبۂ واحدیت مرتبہ الوہیت مرتبہ دوم ثانیہ تنزل ثانی بھی
کہتے ہین اس مرتبہ کے معلومات مفصلہ کا نام اعیان ثابتہ ہے یہہ
اعیان ثابتہ تمام ممکنات کے حقیقتان ہین اعنی ہماری حقیقت جو
علم الہی مین ثابت ہی وہ عین ثابتہ ہے علم الہی مین ہم جس طرح تھے
اوسی طرح پیدا ہوے ہین سرمو اوسمین کمی وبیشی ممکن نہین جیسا کہ
نقاش کے ذہن مین طرح طرح کے نقش خواہ حیوان کی صورت
خواہ انسان کی صورت خواہ جہاڑ پہاڑ کے نقوش بیل بوٹے پہول
وپہل کے ہزارہا لکہو کہا نقش رہتے ہین اُن نقشون کو دراصل نمود
ووجود نہین فقط نقاش کے وجود سے قایم ہین جب نقاش اپنے
ذہنی نقوش کا ظہور چاہتا ہی کسی چیز پر رنگون سے وہی نقش
ظاہر کرتا ہے گویا وہ نقش باطن سے ظہور مین آیا اور عدم سے ہستی
پایا جیسا نقاش کے ذہن مین تہا بعینہ وہی ظاہر ہوا سرمو فرق نہین
نقوش خارج مین آنے سے ذہن نقاش مین کوئی قسم کا تبدل و
تغیر وخلو لازم نہین آتا بلکہ وہ نقش اول جسطرح تہا اب بھی اوسی طرح
نقاش کے ذہن مین باقی وثابت رہتا ہی باوجود آنکہ اوس کے مثل
خارج مین بھی موجود ہوا ہے پس عالم بھی ظہور کے آگے علم الہی

ہین نیک یا بد غنی یا فقیر کافر یا مسلم عاصی یا مطیع دوزخی یا بہشتی
عالم یا جاہل سیاہ یا سفید قوی یا ضعیف صحیح یا مریض جسطرح
ستھے اسی طرح اپنی قابلیت کے موافق ظہور مین آئے قابلیت
اعیان ثابتہ کی جس طرح کی ہتی معطی مطلق نے عالم شہادت مین
اسی طرح اسکو عطا کرتا ہے۔ یہان شکوہ ہے تو اپنی عین کے
قابلیت کا ہے معطی کا شکوہ برجا نہین کسی کا ظرف بڑا ہے تو
زیادہ پانی پاویگا اگر ظرف چھوٹا ہے تو کم اگر ظرف پاک ہی تو
پانی پاک رہیگا اگر ظرف اپنا نجس ہے تو پانی نجس ہوگا ہر حال مین
شکوہ اسپنے ظرف کا ہے دریا کا شکوہ ناروا بلکہ شکوہ کی گنجایش
نہین ہان جو نادان شکوہ کرے حقیقت کار سے ناواقف ہی
کیونکہ اعیان اور قابلیت اعیان جو معلومات الٰہی مین قدیم ہین
جیسی کہ ذات ہی تب سے ذات کے ساتھہ ذات مین پوشیدہ
ہین علم جو صفت ذات ہی ذات کے ساتھہ ہی معلومات علم کے
ساتھہ ہین اگرچہ ظہور ادن کا بعد ہے مگر معلومات کو ہم قدیم نہ
کہین تو دو قباحت لازم آتے ہین اول یہہ کہ معلومات جدید ہونے
سے اس کے آگے ذات کو جہل لازم آتا ہے نعوذ باللہ دوسرے
یہہ کہ قدیم ذات مین حادث شئی داخل ہونا ضرور ہوتا ہے یہہ
ہر دو امر مسایل شرعیہ و معتقدات محققین سے بھی باطل ہین
کائنات اگرچہ از روی ظہور کے حادث ہی لیکن ماہیات اُس کے

علم الہی مین قدیم ہین ماہیات اور معلومات اور حقایق کائنات اور اعیان ثابتہ کا ایک معنی ہے خداتعالی جب ارادہ کیا کہ عالم کو پیدا کرنے سے خصوص انسان کے ظاہر ہونے سے اپنا ظہور کامل ہووے بعضے کو بواسطہ عناصر بعضے کو بلا واسطہ عناصر پیدا کیا۔ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ شَیْئًا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْن اعنی جب چاہتا ہے اللہ کسی شئی کے پیدا کرنے کا پس کہتا ہے اوسکو ہوجا پس وہ ہوجاتی ہے اس روسے معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالی اپنے علم مین ہی سو شئی کو ظاہر ہو کہے تو ظاہر ہوجاتا ہے وہ کس طرح ظاہر ہوتا ہے سو پہچاننا کمال نازک امر ہے ہر کسی کے سمجہہ مین خصوص عوام کے فہم مین آنا دشوار ہے کیونکہ یہہ سر ربوبیت ہی ہان اگر کسیکو حوصلہ ہو تو اپنے مرشدون کی ارشاد سے حاصل کرسکتے ہین بلکہ مراقبہ کا خلاصہ یہی امر ہے اور یہی تصور فنا کے مرتبہ کو جلد پہونچاتا ہے فہم من فہم۔ شاہ کمال الدین کرم کندوی قدس سرہٗ فرماتے ہین سہ اعیان کے ہے لباس سے ہستی تری عیان ؛ جون صورت ظروف ہی جلوہ تراب کا۔ اب اسقدر معلوم کرنا ضرور ہے کہ اب تک جو بیان ہوا تین مرتبہ ہین ایک مرتبہ لاتعین وہان نہ تعین کا قید نہ تنزل کا نہ کوئی اعتبار قیاس کیا جاتا ہے نہ کسی قسم کا اشارہ ممکن ہے تنزیہہ محض ہے ذات قید علم سے بھی بری ہے علم بھی ذات پر احاطہ نہین کیا دوسرا اور تیسرا مرتبہ تعین اول اور تعین ثانی ہے تعین اول ہین علم ذاتی ہے اور تعین ثانی ہین

علم صفاتی ہے لہذا مرتبہ آخر مین ذات لانہایت صفات لانہایت پر
محیط ہے لہذا ذات قید علم مین آئی تعین علمی ثابت ہوا تعین وتنزل
وتقید وتجلی کا ایک معنی ہے ان تین مرتبون مین سوای ذات کے
دوسری کوئی چیز کو ظہور نہین یہہ مراتب الٓہیہ ہین جب کائنات کو
پیدا کرنا چاہا اول ارواح کو پیدا کیا یہہ تعین عینی ہے یہان سے
دروازہ غیریت کا کھلا یعنی ماسوا اللہ کا ظہور ہوا خدا اور بندہ کہنا
آغاز ہوا بعد ارواح کے عالم مثال اوس کے بعد عالم اجسام یہی ہین
مرتبۂ تعین کونیہ ان تمام کا جامع انسان ہوا مراتب الٓہیہ و مراتب
کونیہ تمام اس مین جمع ہوے اسکی تفصیل زیادہ طوالت طلب ہی
رسالہ غایۃ المرام فی توحید رب الانام جو فارسی لکھا ہون اس مین
کچھہ بیان کیا ہون —

اسرار فی وحدۃ الوجود

وجود کا معنی اول معلوم کرنا ضرور ہے وجود کو فارسی مین ہستی کہتے
ہین ہندی مین ہی ہونا نام ہے یعنے جو چیز کہ خارج مین ہے اوسکو
موجود کہتے ہین - جو خارج مین موجود نہین اسکو معدوم اور نابود
اور نیست کہتے ہین اس کو وجود نہین ہے جس کو وجود ہے
وہی سو ہونا ہے اہل تحقیق کے نزدیک وجود سوای اللہ
کے دوسرے کو نہین اور ذات الٓہی خود وجود ہے - وجود
جدا ذات جدی نہین اگر ذات کو وجود سے جدا خیال کرین تو

قباحت لازم آئیگی کیونکہ ان دونون مین ایک کا اول ہونا لازم آئیگا
اگر ذات کو اول کہین ذات سے بے وجود رہنا لازم آتا ہے اگر وجود کو
اول کہین ذات الٰہی قدیم نہ ہو گی ان ہر دو باتون کو اصل نہین بلکہ ذات
کا نام وجود ہے وجود کا نام ذات ہی ہر دو نام ایک کے ہین اس رو
سے معلوم ہوا کہ ذات حقتعالے کے سوائے کسی کو وجود نہین حقیقت
مین ہست وہی ذات ہی تمام کائنات کو اس کی ہستی سے ہستی ہی اب
یہان ایک باریکی ہی دوسرے فائدے مین لکھا جائیگا۔

فائدہ جملہ معترضہ برای تفہیم

متکلمین یعنی علمائی ظاہر کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالی نے آپ موجود کہ
تمام کائنات کو اپنے قدرت سے موجود کیا جیسا کمہار ظروف
کو نجار صندوق اور تخت و پلنگ کو بناتا ہے مگر یہہ کہ ہمیشہ علم و
قدرت سے ہر ہر ذرہ پر محیط ہے علماے باطن اسقدر عقیدہ پر
قانع نہین۔ کہتے ہین کہ اس صورت سے خدا کا ایک وجود عالم کا ایک
وجود دو وجود ثابت ہوے یہہ توحید حقیقی نہین بلکہ وجود ایک
ہی دوسرا وجود نہین خدا تعالی جل شانہ خود موجود ہے اپنے
وجود سے تمام جز و کل کو وجود بخشا ہی یہہ نہین کہ خدا کا ایک وجود
ہو دوسرے خلایق کا ایک وجود ہو مثلاً آفتاب خود روشن ہی
اور تمام اشیا جو اندہیرے مین نظر نہین آتے ہین انکو روشن کیا
ظہور مین لایا سب اشیا نظر آنے لگے اس رو سے آفتاب کی روشنی

الگ اور اشیاء عالم جو روشنی پائے ہین وہ روشنی الگ نہین بلکہ وہی
آفتاب کی روشنی جس جس چیز پر پڑی وہی روشنی سے وے چیزین
نیستی سے ہست ہوئے یعنے اندھیرے سے ظاہر ہو کر نظر آنے لگین
اسی طرح خدا تعالی ذکرہ جل شانہ آپ موجود تھا اب بھی اسی طرح موجود ہے
وجود کی تجلی کو باطن سے جب ظاہر کیا اعیان ثابتہ جو حقایق
تمام عالم کے ہین عدم کے اندھیرے مین تھے اس تجلی سے خارج
مین ظہور کئے وجود خارجی پائے عالم ارواح عالم مثال عالم اجسام
پیدا ہوا وجود وہی واحد ہے جب وہ تجلی ذاتی پھر ظاہر سے باطن
کے طرف متوجہ ہو جاویگی ایک دم مین تمام عالم نابود اور نیست محض
ہو جاوے جیسا آفتاب اپنے ذات کو مغرب کے طرف پوشیدہ
کرے تمام اشیا اندھیرے مین نظر سے غائب ہو جاوین خدا
جس کو ہدایت نصیب کرے قیاس کر سکتا ہے اور جاننے والون
سے تحقیق کرنے مین کوشش کرتا ہے۔

اسرار فی فائدہ اول

اس رو سے یقین ہوا کہ وجود ایک ہی دو نہین تا ان عالم کے وجود
کو پرتو وجود الٰہی سمجھ سکتے ہین اسمین قباحت نہین حقیقت
یہی ہے پرتو کہنے سے دو وجود کا ثبوت نہین ہو سکتا مثلاً
آفتاب کی روشنی عالم پر چمکتی ہے اسکو تابش آفتاب نام رکھتے ہین
حقیقت مین نور آفتاب وہی ہے اگر آفتاب کے سوائے

وہ نور باقی رہ سکتا ہے تو اسکو آفتاب سے جدا بیان سکتے ہین
اسی طرح عالم کا وجود پرتو ذات رب جانا ضرور ہے - یہان
ایک باریکی ہے وہ یہہ ہے کہ وجود حق قدیم لاکن تجلی وجود
کے اعیان پر چمک کر اعیان خارج مین ظہور کیے سو جدید ہے
اس غرض سے عالم کو حادث کہتے ہین اگرچہ وجود قدیم کا ظہور ہے
لاکن تعلق اسکا حقایق کونیہ سے جدید ہی حقایق کونیہ اعیان ثابتہ کا نام ہے
تعلق ایک شی کا دوسری شی کے ساتھہ نیا ہونے سے نیا ہونا
اوس شی کا لازم نہین آتا پس وجود الہی کا تعلق تکوین عالم کونیہ
سے متعلق ہونے سے وجود کا نیا ہونا لازم نہین ہوگا اگرچہ
تعلق نیا ہے اسی سبب سے عالم کو حادث کہتے ہین یعنی نیا
اور حادث ہی کا تغیر و تبدل و نقصان و زوال کا مستحق ہوا یہہ تمام تحقیق
کمال بیان تحفۃ المرسلہ عقاید صوفیہ شرح جام جہان نما لمعات شریف
لوایح شریف جواہر الحقایق وغیرہ سے تحقیق کیا جاوے فقط

اسرار در بیان عینیت و غیریت یہہ نازکترین مسئلہ ہے

عینیت اور غیریت ایک مسئلہ ہی اہل تحقیق کے نزدیک نہایت دقیق
بہت نازک تمامی اہل حق کا عقیدہ اسی پہ ہی کا طون کہ جب تک اس
عقیدے پر یقین اور استقامت نہو وے ہنوز توحید اسکی ناقص
ہی کامل نہین ہوئی مومن مقلد او مسلمان ہوئے اس عقیدے کی حاجت
نہین لاکن عارف ہونے ایمان صحیح اور کمال حاصل کرنے یہہ عقیدہ

لابد ضرور ترفرض راہ ہے۔

اسرار

اول عینیت اور غیریت کو جاننا اعنی عین شئ وہی شئ کو کہتے ہین حقیقت
مین شئ کا عین وہی شئ ہی مثلاً میرا عین مین ہی ہون میرے اعضا
میرے عین ہین دوسری شئ اور دوسرا شخص میرا غیر ہے میری اعضا
سے مجھے عینیت ہی اور دوسرے سے غیریت اور عین اور حقیقت کی
ایک ہی معنی ہی دوسری مثال آفتاب کا عین خود آفتاب ہی اور اسکا نور ہی
عین آفتاب ہی بعضی دو شئ ایسے ہین کہ باہم ہر دو مین ایک روسے عینیت
رہتی ہی ایک رو سے غیریت رہتی ہی مثلاً شخص مین اور سایہ مین ایکرو سے عینیت
ہی کیونکہ سایہ دوسری شئ نہین بلکہ شخص کا مثال ہے کم و کاست زمین پر
پڑتا ہی شخص حرکت کیا تو سایہ بھی حرکت کرتا ہی دوڑے تو دوڑتا ہے
ساکن رہے تو ساکن رہتا ہی اگر شخص نرہے تو سایہ رہنا ممکن نہین گویا
خود شخص دوسری جا سے ظہور کیا ہی شخص کا تنزل سایہ ہے اس روسے
سایہ سکے حق مین شخص عین ہی مگر ایک روسے اسمین غیریت بھی ہے
یعنی ایک شخص کا سایہ زمین پر پڑے اگر اس سایہ کو کوئی شخص مارا مار
مارے شخص کو نہین لگتا اگر اس سایہ پر کچھہ چیز نجس ڈال دین اُس چیز
سے شخص الگ ہی زمین پست رہی تو سایہ پست زمین بلند رہے تو
بلند کج رہے تو سایہ کج زمین راست رہے تو سایہ راست نظر
آتا ہے یہہ حالات جو سایہ پر زمین کے سبب سے گذرتے ہین شخص ان حالتون

پاک ہی سایہ نجاست پر گرنے سے نجاست کا اثر شخص کو نہین پہنچتا ہے
یہہ غیریت نہ ہے اور ایک نکتہ جاننے کے قابل ہی کہ شخص غنی ہی سایہ محتاج
کیونکہ شخص نہین تو سایہ نہین رہتا اگر سایہ رہا پر بھی شخص موجود ہی سایہ
نہین پر بھی شخص موجود ہی مثلاً آفتاب سر پر سے سوا ایام مین برابر دو
پہر کا وقت شخص زیر فلک کھڑا رہا پر بھی سایہ زمین پر نہین گرتا اگر وقت
ہر چیز کا سایہ زمین پر گرتا ہے پس اس روسے آفتاب کو قیام سے
سایہ کو زوال عربی مین اور تصوف کی کتابون مین سایہ کو ظل اور جس چیز
کا سایہ پڑتا ہے اسکو ذی ظل کہتے ہین یاد رکھنا تا وقت پر کام آوے
مثلاً شخص ذی ظل سایہ ظل ہے ذی ظل کا محتاج ظل ہے ظل کا محتاج ذی
ظل نہین پس معلوم ہوا کہ ظل مین اور ذی ظل مین ایک روسے
عینیت ہی ایک روسے غیریت اسی طرح شخص مین اور عکس مین
جو آئینے مین صورت نظر آتی ہی ہر دو مین ایک روسے عینیت ہی
ایک روسے غیریت بدستور دریا مین اور موج اور حباب مین ایک
روسے عینیت ہے ایک روسے غیریت مثلاً دریا نام پانی کا ہے
پانی بلند ہو کر ایک صورت مخصوص سے نمود ہوا تو اسکو موج کہتے ہین
اور پانی مین ہوا بند ہو کر پانی بشکل گول نظر آوے تو حباب کہتے ہین
اس وجہہ سے عین آب ہی لاکن موج کی اور حباب کی شکل دوسری ہی کہ
وہ پانی کی شکل نہین موج اور حباب اپنی شکل چھوڑ دینے سے پانی کو
کچھ نقصان اور خلل نہین ہوا از روسے شکل کے غیریت ہے

عربی اور تصوف کی کتابوں مین ایک شئی دوسری شکل و صورت
سے ظاہر ہوسنے کو تقید اور تعین کہتے ہین پس تقید اور تعین کے
روسے غیر ہے اصل شئے کے نظر کرتے عین ہی شخص اور عکس اور ظل
و ذی ظل کی تمثیل بہت خوب ہے دریا و موج و حباب سے
تمثیل ہین قباحات لازم آتے ہین چنانچہ غایۃ المرام مین اسکی تحقیق مرقوم ہے

اسرار

اہل تحقیق کے اصطلاح کے موافق باپ اور فرزند مین کمہار اور ظروف
مین نجار اور تخت مین کوئی قسم کی عینیت نہین کیونکہ اس ہر دو مین سوائے
نسبت صانعی اور مصنوعی اور خالقی مخلوقی اور ابویت و ابنیت کے عینیت
باقی نہین رہتی ہے بلکہ غیریت حقیقی ہے کیا واسطے کہ فرزند کا قیام باپ سے
قیام بر موقوف نہین ہے یہ دستور ظروف اور تخت کا حال ہی جیسا شخص و عکس مین اور
ظل و ذی ظل مین نسبت عینیت ہے یہان ہرگز نہین فقط صانع و مصنوع
و غیر فرزند و پدر مین عینیت ہو تو مجازی ہی ورنہ غیریت حقیقی ہی۔

اسرار

پس معلوم اور تحقیق ہوا کہ رب و عبد مین ایک روسے عینیت اور
ایک روسے غیریت ثابت ہی اس بات مین شک کچھ نہین کہ از رو
وجود کے رب عین عبد کا ہوا از روی التعین و تقید و تشکل کے غیر ہی
پس عینیت اور غیریت ہر دو تحقیق ہوسے۔

اسرار

از روے وجود کے رب عین عبد کا ہونے سے عبد کی ذاتی نقصانات سے
رب کو کوئی قسم کا عیب اور نقصان نہین پہونچتا مثلاً ایک آدمی کا
سایہ زمین پر گرتا ہے تو آدمی کا سایہ یک روسے آدمی کا عین کہلاتا
ہے حقیقت مین سایہ مردہ ہے عاجز ہے گونگا ہی بہرا ہے اندھا ہی
اور اپنی ذات سے آپ موجود نہین ہر آدمی حرکت کیا تو آپ حرکت
کرتا ہی یہہ تمام غیریت کے اسباب ہین یہہ تمام عیب و نقصان ہین
اس عیب و نقصان سے آدمی کو کوئی طرح کا عیب و نقصان نہین
پہونچتا ہے پس ذات رب تعالی شانہ ہمیشہ جمیع نقصانات اور عیوبات
سے منزہ ہی باوصفیکہ عین جمیع ممکنات کا ہی تعالی شانہ - یہہ غور کی جاگہ ہی

اسرار فی التمثیل

دوسرا مثال ایک شخص ایک مکان کے درمیانے بیٹھے اور مکان کے
شش جہت اعنی تحت و فوق پیش و پس چپ و راست اقسام کے
ہزارہا بے حساب آئنے رکھدے تو اس شخص کا عکس ہر ہر آئینہ مین موجود
ہوگا لاکن آئینہ بڑا ہے تو عکس بڑا چھوٹا ہے تو چھوٹا سیدھا ہی تو
سیدھا کج ہی تو کج رنگ آئینہ کا سرخ ہی تو عکس کا رنگ بھی سرخ زرد ہی
تو زرد سفید ہی تو سفید سیاہ ہی تو سیاہ اقسام و انواع سے نظر آئیگا یہہ
تمام کم و بیشی آئینہ کی قابلیت کا فرق ہی ورگرنہ شخص کی صورت مین
کوئی طرح کا فرق نہین ایک طور پر ہی آئینہ کے نقصان سے شخص کو کچھ
نقصان نہین پہونچتا حالانکہ آئینہ مین ہین سو صورتون کا شخص عین ہی [illegible]

ہونے کا وجہ اوپر معلوم ہوا ہے فارسی میں عینیت کو یگانگی غیریت کو بیگانگی کہتے ہین کتابون مین یہہ الفاظ بھی آتے ہین اوسوقت خیال رکھا جاے

اسرار

خالق کا معنی پیدا کرنیوالا ہے پیدا کرنا دو قسم پر ہی مثلاً کمہار ہانڈی بنائے تو مجازاً اوس کا خالق ہوا کیونکہ مٹی موجود تھی اوسکو ہانڈی کی شکل پر بنایا تو ہانڈی کے شکل کا خالق ہوا ہانڈی کا مادہ یعنے اصل شئی جو مٹی ہی اسکا خالق نہین اور اپنے مخلوق کا عین بھی نہین خداتعالی شانہ خالق حقیقی ہے عدم سے موجود کیا اور ہر موجود کا آپ بالذات عین ہوا ہے چنانچہ اسکی کیفیت اول کے بیان سے ظاہر ہوی ہے فقط

اسرار

مرشد کامل وہ ہے کہ جامع اچھے شریعت وطریقت کا یعنی ظاہر اوسکا ظاہر شریعت کے احکام سے آراستہ باطن توحید الٰہی سے پیراستہ وحدۃ الوجود کو وحدت الشہود کے ساتھہ تطبیق مناسب دیو دنیا اور اہل دنیا کی محبت دل سے نکالا ہووے نفس کے خواہشات کو ترک کیا ہووے عینیت کو غیریت کے ساتھہ اور غیریت کو عینیت کے ساتھہ بیان کرے کیونکہ جو لوگ عبد و رب مین فقط عینیت محض بیان کرتے ہین غیریت سے انکار کرتے ہین کافر ملحد بے دین ہین جو لوگ فقط غیریت محض کا ثبوت کرتے ہین عینیت سے انکار کرتے ہین علماء ظاہر و فقہای حقیقت نشناس ہین یہہ لوگ خوف کرتے ہین کہ عینیت کے قایل ہونے سے کہین عبد و رب

یک نہ ہو جاوے اس سبب سے انکے عقیدے مین شرک خفی باقی ہے جاتا
وکلا یہہ نہین جانتے کہ اہل تحقیق وارباب تصوف جو عینیت کے قایل
ہین اس سبب سے عبد و رب ایک نہین ہو سکتا عبد عبد ہے
رب رب ہے کبھو رب عبد نہوگا اور عبد رب نہوگا عینیت ایک وجہ
سے ہی غیریت ایک وجہ سے ہی ہر دو وجہ ہمیشہ باقی ہین کبھو یک
پر یک غلبہ نہین کرتے مرج البحرین یلتقیان بینھما برزخ
لا یبغیان کا یہی معنی ہے منصور کے انا الحق کہنے سے وجہ
غیریت منصور کی جاتی نہین رہی مگر یہہ ہوا کہ منصور وجہ عینیت
مین اس قدر محو ہوئے کہ غیریت اوسکی نظر مین جاتی رہی فقط
عینیت کا خیال جو باقی رہگیا اس محویت کے حال مین انا الحق
کہا دار پر جو چڑہا سو وہ غیریت تھی وگرنہ عینیت کب اس نقصان کو
قبول کرتی ہے یہہ شان عینیت کی نہین وہ ایک وجہ اطلاق ہی
جسکو عینیت کہتے ہین اس مقید کو ہستی بخشتا ہی ذات الٰہی وجود محض
ہے۔ جب وہ وجود تعین و تقید و تشکل سے تعلق لیتا ہے تو رہی
متعین و مقید و متشکل کو خدا نہ کہینگے کیونکہ یہہ تعین و تقید و تشکل جدی
شے ہی ذات خدا اس سے مبرا ہے یہہ غیر خدا ہے۔ ہان اس
غیر کو وجود بخشتی اوس وجود سے ہی اس وجہ سے عینیت پائی جاویگی
غیریت ساقط نہ ہو سکیگی۔ پس جب شے مین عینیت اور غیریت ہر دو
پائی جاوے وہ ذات محض الٰہی نہوگی یہہ امور بہت نازک اور کمال

دیجیو توفیق اپنی خدا تعالی فہم میں لادے اور شکوک سے بچا دے
میں بہت صاف بیان کیا ہوں جہاں شک ہووے مرشدوں
سے رفع اوس کا کر لیویں۔

تتمہ

بعضے وقت میں ذات اور غیر ذات ہو کر ذات آلہی ہونا ممکن ہے وہ
صفات آلہی ہیں کہ انکو عین ذات اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ذات سے
جدا نہیں ذات کے سوا سے قائم نہیں رہ سکتے غیر ذات اس لئے
کہتے ہیں کہ نام دوسرا رکھتے ہیں اور ذات اول چاہئے بعد
صفات مثلاً آفتاب کے ساتھ روشنی اسکی ہے مگر ذہن میں اول
آفتاب آتا ہے بعد اس کے روشنی حاصل غرض یہ بات جدی
ہے یہ عینیت غیریت جدی کیونکہ خدا تعالے میں اور کائنات میں
جو غیریت ہے اوس غیریت کے وجوہ ایسے ہیں کہ وہ وجوہ ذات آلہی
کی نسبت کرنے نقصان اور عیب ہیں جو ذات اور صفات آلہی کے
جدا ئے ہووے وہ غیریت حقیقی ہے ذات اور صفات آلہی
میں غیریت مجازی ہے الحمد للہ وہ شبہ دور ہوا لاکن اصل مطلب
دور رہا یعنے مرشد کامل و ناقص کا بیان تھا پھر اوس بیان
میں لکھا جاتا ہے فافہم

فائدہ

مرشد ناقص وہ ہے کہ چہار بات اہل حق کے یاد رکھے اور شرع

شریف کا انکار کرے یا اس کو حقیر جانے یا عبادت ظاہری کو بیکار
بے فائدہ سمجھے نفس و ہوا مین گرفتار رہے دنیا کی حرص رکھے اگر
کہے کہ محبوب سبحانی غوث الصمدانی قدس سرہٗ اور بہت سے بزرگان
دنیا بھی رکھتے تھے اور دین بھی اون کو حاصل تہا پس یہہ گفتگو نہ
ہے اس اعتراض کا جواب اول لکھا گیا ہے اور عبد و رب مین سوائے
عینیت کے غیریت کا انکار کرے اور قیامت اور دوزخ و بہشت
کے قائل نرہے واہیات بیان کرے یہہ تمام ملحدانہ اعتقاد
ہے ان لوگون کی بیعت سے پرہیز کرنا ان لوگون کی صحبت دین سے
دائرہ سے خارج کرتی ہے اگر نادانی سے کوئی بیعت کیا ہے تو اس
بیعت کو توڑ دینا اوس پر فرض ہے

فائدہ

اگر کوئی کہے کہ بیعت کرنے بعد بیعت توڑ دینا مرشد کو اپنے چھوڑنا اس سے
روگردان ہونا کب جائز ہے مثل مشہور است اعتقاد من بس است
ہے اسی نے سے اعتقاد رکہنا عاقبت کے فائدے کا سبب
ہوگا پس معلوم کرنا کہ یہہ امر ایسا نہین بلکہ ایسے مرشد ناقص کی
بیعت فسخ کرنا اس سے اعتقاد نہین رکہنا رہبر نہین جاننا بلکہ
رہزن سمجھنا ضرور ہے اسکی تفصیل میزان العقاید وغیرہ مین
خوب صاف مرقوم ہے مثلاً ایک عورت نکاح کری وہ مرد مرد
نہین اسکو نکاح توڑنا ضرور ہے کیونکہ جو شخص کہ مرد نہین

اس سے نکاح ثابت نہین ہوا سواے تو رہے سے کے چارہ نہین
پس اسپر قیاس کیا جاوے فقط

فائدہ

اس زمانے مین مرشدون کے طریقے مشہور نقشبندیہ چشتیہ شطاریہ
سہروردیہ وغیرہ ہین سب سے مشہور و معتبر تر طریقہ قادریہ ہے یہ
تمام طریقے کے بزرگان از اول تا آخر وحدۃ الوجود کے قایل
ہین اسی طریقے پر مریدان کو تربیت فرماتے ہین مگر اب اڑہائی سو
سال سے آگے شیخ احمد مجدد الف ثانی قدس سرہ بزرگ نقشبندیہ
طریقے مین ہوئے ہین انہون نے نقشبندیہ طریقہ مین مجددیہ ایک
طریقہ ایجاد فرمائے ہین اس مین لکہتے ہین مسئلہ وحدۃ الوجود کے
مقتدا شیخ محی الدین عربی قدس سرہ جو ہین صرف ایک وجود ذکر
کر کے جو لکہتے ہین وہ خطا ہے شاید اونہون نے اپنے کشف کے
اور اپنے حال کے موافق سے لکہے ہون گے شیخ مجددیہ بہی سے لکہتے
ہین کہ انہون بڑے بزرگ ولی اللہ تہے انکا انکار نہین کرنا مگر اس
مسئلہ پر اعتقاد نہین کرنا - بلکہ وحدۃ الشہود سے کر کے اپنے مکتوبات
مین صاف بیان فرمائے ہین اب مجددیہ طریقے سے جو لوگ ہین اون
سب کا اعتقاد وہی ہے اس طریقے مین بہی بہت سے بزرگان
مرتبہ ولایت کو پہنچے صاحب کمال ہوئے ہین اب اس زمانے
مین مجددیہ فرقے کو شہودیہ اور اس کے طریقون کے فرقون کو

وجودیہ کہتے ہین بچپانت کے واسطے اس نشان سے مشہور کیئی ہین
بعضے ہردو فریق کے کم فہم لوگ بایکدیگر ناحق بحث وتکرار کرتے ہین۔
ایک فریق والے دوسرے فریق والے کو بد کہتے ہین انکا صریح کرتے
ہین اس سبب سے ہردو مسئلہ کی تطبیق تھوڑا بیان کرنا مناسب نظر آیا
تاکہ کوئی کسی کا انکار نکرے مبتدی لوگ شک مین گرفتار نرہے حیرت
مین اپنی کار سلوک سے باز نرہین اور دل سرد نکرین۔ اسی مین عمر
عزیز رایگان نہووے۔ بعض کلمات سخت مجدد الف ثانی سے مباینت
کے بیان مین مرقوم ہے واللہ اعلم اس سے کیا غرض تھا ہم اغماض
کرنا لازم ہے گمان نیک رکہین دوسرے مسایل مین گفتگو کرینا۔

فائدہ

شہودیہ کہتے ہین کہ وجود ایک ہے عالم پرتو وجود سے موجود ہے
اس قیاس سے وجود عالم کا پرتو وجود الٰہی ہی مثلاً آفتاب کی ذاتی
روشنی سے تمام عالم روشن ہی اس روشنی کو تابش آفتاب
کہینگے۔ اسی طرح عارف جب آفتاب مین اس کے تابش کو محو کردیتا ہی
اسکی نظرون سے آفتاب مین اور تابش مین جو ایک نوع کی جدائی
ہے اٹھ جاتی ہے تابش اور آفتاب کو ایک جانتا ہے اور تمام روشن
چیزان کو آفتاب کہتا ہے گویا اس کے شہود مین تابش اور
آفتاب ایک ہوگئی وگرنہ دوسرا شخص ہردو کو جدا جانتا ہے
اس لئے وحدۃ الشہود کہتے ہین وحدۃ الشہود کا معنی یہہ ہے کہ

واحد نظر آتا کیونکہ یہہ وحدت اوس عارف کے حق مین ہی دوسرا کچہہ نہین سکتا اور وحدۃ الوجود قال سے علاقہ نہین رکہتی حال سی علاقہ رکہتی ہے اعنی محویت کا حال جسکا ہوا وہ نہین اسی محویت کے حال مین ایسا کہا تو سزاوار ہے پس اوہون فی الواقعی آخر تک ایساہی نہین کہتے بلکہ اپنے مریدون کو جب سلوک مین کامل ہوتے ہین آخر وحدۃ الوجود پر ارشاد کرتے ہین یہ عقیدہ اوس فریق کے عارفین کاملین کا ہی کیونکہ یہہ فقیر اکثر بزرگون کو دیکہا ہی اور اونکی تصانیف سے تحقیق کیا ہے جو لوگ ناقص ہین اور دور اندیش نہین ہین یا تعصب رکہتے ہین ناحق بحث اختلافانہ اون کا کام ہے کہ وقت کو ضایع کرنا اون کو سہل ہے اصلی سلوک سے بے خبر ہین - اب اصل مقدمہ معلوم کرنا چاہئے کہ اس طرح کہنے سے کچہہ نقصان نہین ہوا کیونکہ وحدۃ الوجود کے جو قایل ہین وہ لوگ کہتے ہین کہ وجود واحد ہے اعنی وجود خدا اور وجود ماسوا جدا نہین وجود الٰہی ذی ظل وجود عالم ظل الم کے مانند ہے یہہ اگر ظل کا اعتبار نکرکے ظل کو عین ذی ظل کہتے ہین وہ لوگ کہتے ہین کہ ذی ظل مین ظل کو محویت سے گم کیا بعد ظل کو ذی ظل سمجہا جائے بیشک اسکے کچہہ قباحت کی نہین ہر دو حق ہین اگر شہود دیدۂ وجود کے قایل ہوتے جیسا اہل ظاہر کا اعتقاد ہے ویسا کہتے تو قباحت تہی فقط وحدۃ الشہود کا نام رکہکر وحدۃ الوجود کا انکار ظاہر اگر چہ مین

سو ملاحدہ اور کم فہم اور ملاحدہ عوام کو گنجایش نہین ملنا اور لوگ مغالطہ
مین گرفتار رہا ہونا کر کے ایسا کہے ہین تو بیشک فائدے سے خالی نہین
واللہ اعلم بحقیقتہ اسپر دلیل یہہ ہیکہ وحدۃ الوجود کے مسئلہ کے مقتدا
اور پیشوا جو ہین شیخ محی الدین عربی رح ہین - شیخ احمد مجدد رح
نے انکو بد نہین کہتے ہین بلکہ ولی اللہ اور قطب اور بزرگ لکھتے ہین
اصل کلام ہر دو کا قریب قریب ہے فی الحقیقت جب تک وجہ غیریت
کو عینیت مین محو اور گم نہین کرے تک انا الحق کیسا جواز ہوگا جو شخص
اسپر غور کریگا ہر دو اعتراض معلوم ہو جاینگے ہر دو فریق کا انکار
نکریگا میرا عقیدہ یہی ہے -

فایدہ

اصل غرض شیخ احمد مجدد کا ایسا ہوگا ان کے طریق والے یہہ نا سمجھکر
بعضی کم فہم وحدۃ الوجود کے انکار مین غلو کر کے جو بد کہتے ہین
ان کے کہنے کا اعتبار نہین نادان اور معذور ہین چنانچہ اسی طرح
لکھتے ہین حضرت شاہ محی الدین صاحب ویلوری قدس سرہ
جواہر الحقائق اور جواہر السلوک مین اور غایۃ التحقیق مین واللہ اعلم
بالصواب بہر حال تطبیق و تاویل ضرور ہے -

اسرار

شروع سے آخر تک ذی ظل اور ظل شخص او آئینہ دریا و موج حباب کی

مثال جو لکھی گئی محض فہم مین آنے کیواسطے ہے کیونکہ مبتدی کو جب
تک مثال نہ بیان کرے سمجھ مین نہین آتا بزرگان سلف بھی ایسے
ہی مثالین یا اور اقسام کی مثالین جو بیان کئے ہین انکی یہی غرض
ہے وگرنہ ذات الٰہی کو کوئی مثال نہین کیا علاقہ ہے اس ذات
مطلق اور رنند ہ کی کوئی مثال دے سکے خود بے مثل ہے مگر
مثال کے واسطے تمامی باتون مین برابر رہنا شرط نہین مثلاً عالم
وجود الٰہی سے قایم ہے سایہ بھی شخص سے قائم ہے مثال
کے واسطے بس ہے وگرنہ فی الحقیقت ذات کو سایہ کب ہے تعالی اللہ
عن ذالک ؎

جب نہین جسم نبی کو سایہ ٭ کب رہے ذات ربی کو سایہ
تمام امثال کا حال ایسا ہی جاننا ضرور ہے **تفہیم**
مثلاً مرد شجیع کو شیر کہتے ہین کیونکہ ہر دو مین شجاعت کی ایک صفت
مشترک اعنی ملی ہوئی ہے اگرچہ اس ایک صفت کے سوا سے
دوسری کوئی صفت سے ہر دو مین مناسبت نہین غرض
تشبیہ و تمثیل کے واسطے بس ہے تمام تشبیہات اسی طرح ہین۔

اسرار فی ذکر موت

آدمی ہر امر کا انکار کر سکتا ہے اور انکار کو دلایل سے ثابت کر سکتا ہے
موت کا انکار نہ کر سکیگا کوئی دلیل سے ثابت نہ کریگا کیونکہ دیکھتا ہے
کہ ہر ذی روح جو عالم امکان مین آیا آخر فنا ہوا کسی کو بقا نہین پس

تو بھی اسپنے حال پر قیاس کر ذرا فکر سے دیکھہ کہ کب تک زندہ رہیگا
آخر یک نہ یک روز چار و ناچار اس دنیا سے جانا پڑیگا یہہ عالم تو چند
روز کا تہا وہ عالم آخرت ہمیشہ کا ہی روح مرتا نہین اوس عالم مین رہیگا
اگر یہان سے کچھہ ہمراہ توشۂ اعمال لیا ہے وہان کام آئیگا اعنی حضرت
ربوبیت کی جمال کی نعمت حاصل ہوگی اگر غفلت مین مرگیا ہے تو ہمیشہ
حسرت وغم کے سوا کچھہ حاصل نہوگا تعلقاتِ ماسوا اللہ اور معصیت
کی ظلمت تیرے مین اور خدا مین حجاب ہو دیگی۔ عذاب دوزخ مین مہجوری
کے غم والم مین خستہ وخراب رہیگا خدا تعالے اس روز کے خسران
نقصان ۱۲
سے وحسرت وعذاب سے وبے نصیبی سے بچاوے۔ پس چاہئے کہ وہان
کام آنے کی چیز ہمراہ رکھے وہ معرفتِ الٰہی ہی اور عمل صالح جس سے
دل صفائی پیدا کرے یہی صفائی دیدار الٰہی تعالی کا سبب ہووے اس سے
بڑی نعمت آخرت مین دوسری کوئی نہین یہہ بیان مفصل کیمیاء سعادت
مین مذکور ہی اول ایمان صحیحہ حاصل کرنا۔ ایمان صحیحہ تصوف کے راہ سے
حاصل ہوتا ہی اسکو مرشدان کامل کے ارشاد سے معلوم کرنا شکوک دل
کے رفع کرنا بعد انکی تربیت کے موافق ذکر الٰہی کی مواظبت کرنا اسطرح
کہ کوئی لحظہ کوئی دم ذکر الٰہی سے خالی نگذرے نفس کے خواہشات
کی پیروی نکرے جب محنت وریاضت کریگا تو کمال کو پہنچیگا دولت
آخرت حاصل کریگا نفس الرحمانی مین ایک مثال بہت عمدہ لکھے ہین
کہ آدمی مرغ کے انڈے کے مثال ہی جب اسکو چند روز مرغ کے

پیٹ کی گرمی مین تربیت کرے تو آب ناچیز یک مرغ جاندار ہو کر باہر آتا ہے
اگر غفلت مین ویسا ہی اس انڈے کو ناچیز بیکار چھوڑ دیوین تو گندہ
و متعفن اسقدر ہوتا ہی کہ آدمی اوسکی بدبو سے کوسون بھاگتا ہے
آدمی کا روح بھی بہت کمال پیدا کرنے کا حوصلہ رکھتا ہی اگر اوسکو مرشد
کی تربیت اور توجہ کی گرمی پہنچے تو ولایت کے مرتبہ کو پہنچتا ہی آئینہ
جمال ایزدی ہوتا ہی اگر ویسا ہی شہوات و لذات فانی مین چھوڑ دین
تو جانوروں سے بدتر و ناکارہ تر ہو جاتا ہی آخرت کی خرابی اسکے
حصہ ہوتی ہی پس آدمی کو چاہیے کہ اپنے ترقی پر نظر رکھے اسکو
راہ سلوک کہتے ہین۔

فائدہ طریق سلوک مختصر بطور لب

اول متابعت شریعت پر تمام فرض و سنت برغبت و اخلاص ادا کرین
اور شریعت کے کامون کو ادا کرنا دقت نہ معلوم ہووے بلکہ سہل اور
آسان ہو جاوے یہی امتحان اپنے باطن کا ہی اعنی جو کام بدل کیا کرے
آسان نظر آوے جو کام بہ تکلف کیا کرے جسمین دل متوجہ نرہے
محنت نظر آوے پس یہہ سب کام جب نفس پر آسان ہو جاوین۔
شکر الٰہی بجالانا فرض و سنت کے سوای نوافل کے عوض اپنے مرشد
کے حکم بموجب ذکر و فکر و مراقبہ طرف متوجہ رہنا جسقدر نفس کا خلاف
کرین اور شہوات و لذات جسمانی طرف کم متوجہ ہووین اوسقدر رونق
و باطن و ترو تازگی دلکی زیادہ ہونے لگین یہانتک کہ اگر کوئی یہہ چار

خصلت اختیار کرے اسپر غیب سے دروازے حکمت کے کہلینگے
دل مین ایک روشنی ایسی پیدا ہوگی کہ دل کو تسلی حاصل ہو دنیا اُس پر
تلخ ہوگی دولت آخرت کے آثار یہان ہی اوسکو نظر آنے لگین گے
چار خصلت یہہ ہین اوّل گرسنگی دوم بےخوابی سوّم خاموشی
چہارم خلق سے گوشہ گیری لیکن یہہ خصلتین عمداً اختیار کیا ہو وے
اس سے ذکر آلہی کی آسانی اور شرور نفس کے دفع کے سواے دوسرا
غرض نہ ہے۔ یہہ خصلت جسکو حاصل ہو ابدال کے مرتبہ کو پہنچتا ہے
یعنی ابدال اس مرتبہ کے مداومت سے ہوا پر پرواز کرسکتے ہین لاکن
مرشدان مریدان کو تربیت کے واسطے چندروز ان خصلتون کے اختیار
کرنے کا حکم دیتے ہین جب کمال کو پہنچتا ہے چندان اسکی مداومت
کی حاجت نہین رہتی اس مین بھی مراتب ہین ہر ایک کے واسطے
حکم علیحدہ ہی مثلاً حکیم یک بیمار کو صحت کے بعد پرہیز ترک کرنے کا
حکم دیتا ہے دوسرے کا مرض سخت ہی تو بعد صحت کے بھی پھر بیمار
ہو جانے کے خوف سے ہمیشہ کا پرہیز فرماتا ہی یہہ بیان زیادہ
طوالت رکہتا ہی مجھے اختصار ضرور ہی سلوک کی کتابون مین اسکا مفصل
بیان ہے اتنا معلوم کر کہ تیرا روح بیمار ہے اور مرشد طبیب روحانی
ذکر و فکر کے واسطہ خطرون کو نہین آنے دینا اور حدیث نفس یعنی
دل مین خود بخود جو باتین کرنے کی بدعادت ہی ترک کرنا شرط اوّل
اور غرض راہ ہے مرشدون کی صورت کا مشاہدہ جو مقرر کرے ہین ہی

واسطہ ہے تاکہ بتدیون کا دل قرار پاوے خطورات اور حدیث نفس سے دور رہے ابتدا مین اس کے فائدے بہت کارآمد ہین واللہ اعلم۔

فائدہ

حاصل غرض اس راہ کی مانع اور راہ زن طلب دنیا ہے جو کہ اسمین گرفتار رہا موت تک آنکھہ کہلتی نہین موت کے بعد ہوشیار ہو کر کیا فائدہ نیک بخت وہی ہی کہ موت کے آگے اپنی موت سے غافل نرہے آخرت کا کام کرے باقی عمر اپنی غفلت مین گذرنے ندے جو دنیا کے دام مین گرفتار ہوا اسکا نکلنا کمال دشوار لطف یہہ کہ جانتا ہے اور چاہتا ہے کہ نکلے نہین سکتا بہت سے موانع درپیش ہوتے ہین خدا ہی نکالنا۔ پس چاہیئے کہ ایسا اتفاق ہو تو خدا سے ہمیشہ یہی التجا کرے کہ خدایا اس سے نکال اور نجات آخرت کا راستہ آسان فرما آمین یارب العالمین ---

فائدہ

اگرچہ فی الحقیقت راہِ الٰہی مین اسباب دنیا زن و فرزند مانع نہین یہہ بات اوس وقت ہی کہ دل اوسکا خدا سے لگجاوے محکم ہو جاوے کوئی تعلق دل کا نرہے ہرچند ظاہرا ہزار اسباب تعلق موجود رہے لیکن باطن بے تعلق رہے یہہ مرتبہ ہر کسی کا نہین یہہ کام ہر بندی سے ممکن نہین اگرچہ بعضے کاملین کو یہہ مقام حاصل ہوتا ہے ذی حوصلگی اور کمال باطن نہین تا کا نہایت اعلی درجہ کا ہی کیونکہ عقلا ممکن ہی کہ کوی شخص بدن پر موم لگا وے اور پانی مین جاوے تو پانی کا اثر نہو ویگا اور آنکھہ کہول

رکھے اور دوسری شی طرف بکمال درجہ محو رہے اسکو دوسرا کچھہ نظر نہ آویگا ایسا ہی بزرگان کامل کو بعد کمال کے باوجود اسباب دنیا کی کے اوسکا تعلق دل مین باقی نہین رہتا دنیا کا رہنا نرہنا اون کے حق مین برابر ہو جاتا ہے۔ یہہ کمال کا درجہ ہے ہر کسی کا حوصلہ نہین یعنے ناقصین گرفتارانِ دنیا اپنے حال پر بھی ایسا ہی قیاس کرین تو بیجا ہے سوای فریب نفس و شیطان کے اور کچھہ حاصل نہو گا۔ اگر کوئی شخص باوجود اسباب دنیا اپنے دل سے اسکی محبت بتدریج دُور کرتا جاوے تعلق سے باطن پاک کرتا رہے اوسکی پروا نہ رکھے اس مال و اسباب سے کار خیر نفع خلایق کی نیت رکھے اوسکی محبت مطلق نہ رکھے فائدہ سے خالی نہین چندان نقصان اوسکا نہ ہوگا ایسے لوگ عنقا ہین ذکر آلہی کا جو مانع ہی وہی بُت ہی وہی رہزن ہی وہی شیطان ہی وہی دنیا ہی اگر دنیا ذکر آلہی کو مدد کرے عین دین ہی کار ثواب ہی اصل مقصود یہہ ہی کہ خدا کے طرف مشغول رہنا اگر کوی شخص دنیا کے اسباب اور مال سے کچھ نرکھے ہمیشہ خاموش گرسنہ بیدار رہے مگر دل ماسوی اللہ کے طرف مشغول رکھے ذکر کی حلاوت حاصل نکرے اوسکو کیا حاصل ہوگا لادین و لادنیا ہی۔ اصل غرض ذکر آلہی اور ہستیٔ آلہی مین اپنے ہستی کو فنا کرنا ہی یہی دولت آخرت اور عین مقصود ہی

فائدہ

کوئی بات آدمی کو یک بیک حاصل نہین ہو سکتی طبیعت کے عادات

یکدم ترک ہونا ممکن نہین جسکو شوق آلہی ہو اوسکو ضرور بلکہ فرض ہی کہ راہ کے مانعات دور کرتا رہے چند روز مین عادت ہو جائیگی قوت اُٹھ جائیگی تعلقات نہ رہینگے جو کہ باقی ہین اوسکا ترک کرنا آسان ہو جائیگا نفس کا خلاف کرنا اوس کے خواہش نہ بر لانا اس راہ مین اوس کا فائدہ عظیم ہی جسکو ایسی توفیق ہووے معلوم کرنا کہ یہہ دولت غیبی ہی اس کا بڑا پایہ ہی

تتمۂ اسرار و تتمۂ سلوک

یہان پہر عقیدہ کا تتمہ بیان لکھا جاتا ہی جس ہین سلوک کا خلاصہ بھی ہی اعنے عارفانِ خدا و واصلانِ درگاہ کے نزدیک جو مسائل کہ ضروری اور معتبر اور ارشادی اسرار ہین جملہ گیارہ ہین اوّل خود شناسی دوم خدا شناسی سوم تنزلات ستہ چہارم وحدت الوجود پنجم عینیت غیریت ششم قرب و وصال ہفتم معیت ہشتم اندراج شئی در شئی نہم تجدد امثال دہم قضا و قدر یازدہم ماہیت روح معلوم کرنا ضرور ہی کہ تنزلات ستہ اور عینیت و غیریت سے خود شناسی و خدا شناسی بطریق مجمل معلوم ہوئی ماہیت روح بھی اسی مسئلہ سے تعلق رکہتی ہی روح کو نفس ناطقہ اور روح انسانی کہتے ہین دل بھی اسی سے مراد ہی یہی روح مکلف ہی اعنی امر و نہی اسی پر ہے عذاب و عقاب آخرت اسی روح پر ہی بہشت اور دیدار آلہی کا فائدہ اُٹھانے والی یہی روح ہی یہہ روح جوہر ملکی سے یک جوہر مجرد ہے آئینہ جمال آلہی ہی تمامی کمالات انسانی حاصل کرنا اسی کا حوصلہ ہے یہہ بیان

کمال طوالت رکھتا ہی کیمیاء سعادت کے عنوان مین مفصل اسکا بیان
ہے وہان دیکھنا لاکن عین ماہیت اس کی بیان کرنے کا حکم نہین
مگر اسقدر کہنا ضرور ہی کہ اِنَّ فی جَسَدِ ادم لَمُضغَۃً فی المُضغَۃِ
قلبٌ فی القلبِ فوادٌ فی الفوادِ روحٌ فی الروح نورٌ فی النور
سِرٌّ فی السِرِّ خفیٌ فی الخفی انا اس سے ظاہر ہوا کہ جسد کے اور خداوند
تعالی کے درمیان سات واسطہ ہین تمام ملا کر نو ہوتے ہین اسکی اختصاراً
تفصیل یہہ ہی کہ جسد مین مُضغہ ہی یعنی جسکو دل صنوبری کہتے ہین وہ
یک پارۂ گوشت ہی بائین طرف سینہ مین رہتا ہی دل کا پرتو اسمین
نمود ہوتا ہی اس لئے اسکو بہی مجازاً دل کہے وگرنہ یہہ بہی جسم کے
قسم سے ہی حیوان کو موجود ہے دل حقیقی بہت لطیف پارۂ گوشت
بہت کثیف چمکدار چیز کا چمک لینے کی قابلیت اسمین نہین خداوند تعالے
نے اپنی حکمت بالغہ سے بدن کے اخلاط سے یک بخار پیدا کیا اوس
بخار کا معدن یہہ مُضغہ گوشت کا ہوا پس اس بخار کی لطافت نے
دل حقیقی کی چمک یعنے پرتو کو قبول کیا اس بخار لطیف کو روح حیوانی
طبی کہتے ہین اسمین روح انسانی چمکا وہی جان اور دل ہی وہی تمام
بدن مین تصرف کرتا ہی سات صفات اوسیکے ہین جو آدمی مین موجود
ہین غرض روح انسانی یک لطیفہ ربانی آئینہ جمال رحمانی ہی اسکا
بہید باریک اور نازک ہی جو طالب صادق سلوک کا ارادہ رکھتا ہی
اوسکو اسیقدر معلوم کرنیکے مراقبہ اور قطع تعلق مین کوشش کرنا

کافی ہے اب تو مراتب کا بہی یک شمہ سُن رکہا چاہیے وہ یہہ کہ جسد یک مرتبہ ہوا اوسمین جو مضغہ ہی دوسرا ہی جو اوسمین عکس روح کا چمکا ہے تیسرا مرتبہ ہی اس عکس کو قلب کہتے ہین اس قلب کے دو جہت ہین اعلی کا جہت روح کے طرف ہی تا فیضان اودہر کا لیکر ادہر جسم کو پہنچاوے قلب کا جہت جو اسفل طرف ہی وہ نفس ہی جسم کی پرورش اور اوسکی حفاظت اوسکی غمخواری نفس کے تفویض ہی جسم کے لذایذ سے نفس کو لذت حاصل ہی جب نفس تمام ہمت اپنی جسم کے پرورش وغمخواری مین صرف کیا اوسکے لذایذ مین لگ رہا ہی تو اوسکو نفس امارہ نام ہوتا ہی کیونکہ دل کی جہت اعلی کے قوت کو بہی ضعیف کردیا بدی پر مستحکم ہوگیا اس صفت کے نفس والا یا کافر یا بڑا گنہگار نافرمان بردار آدمی ہوتا ہی جب نفس اپنے خرابی اور نافرمانی سے آگاہ ہو کر پشیمان ہوا اوسکو نفس لوامہ کہتے ہین یہہ نفس والا مومن صالح ہی پہر جب یہہ نفس خدا کے طرف متوجہ ہو کر ذکر و فکر وعبادات مین بہمہ تن مصروف رہا دلمین یک صفائی حاصل ہوتی ہی نفس ہی اس صفائی کو قبول کرتا ہے اس کا نام نفس ملہمہ ہی بعضی غیبی بات یکایک دلمین آجاتے ہین ویسا ہی ظہور مین آتا ہی اسکو الہام کہتے ہین اگر اوسکو کوہی آواز آوے اوس سے غیبی بات معلوم ہووے اوسکو ہاتف کہتے ہین القصہ جب پہر یہہ نفس مطمئنہ ہوتا ہے اعنی تمامی جہات و تعلقات سے دور ہوتا ہے

اور یکلی خدا کے طرف لگ جاتا ہی تو گویا یک ہی جہت پر قرار پکڑا اسکون حقیقی
حاصل ہوا یہہ بڑا اعلی درجہ ہے پہر اسپر کوی درجہ نہین خدا تعالے کے خطاب
لایق ہوتا ہی ولایت کا مرتبہ اس سے زیادہ نہین یہہ تفصیل طول سے ہے
یہہ مراتب نفس کے مرشدون سے بقدر ضرورت تعلیم و تلقین پاکر
محنت و ریاضت سے اعنی ذکر و مراقبہ و ترک تعلقات کرنے سے بتدریج
حاصل ہوتے ہین ابتک اسی طرح سے سبکو حاصل ہوتے آئے ہین
سلوک اسی کسب کا نام ہی تیسرا درجہ قلب ہی جو اوپر لکہا گیا ہے چوتہا درجہ
فواد ہی قلب اور روح کے درمیان بعض محققین کے بیان سے واسطہ
پایا جاتا ہی اعنے قلب کا ظاہر جہت نفس ہوا باطن کا جہت فواد - فواد
کا باطن روح روح کا باطن نور نور کا باطن سر اور سر کا باطن خفی سے
وجہہ اللہ ظاہر وجود دیگر وعشاق نفس الرحمانی بہی کہتے ہین مصداق
ہو انظاہر کے عین ذات اقدس تعالی شانہ ہی اسے یہی مراد ہی یہہ تمام
تجلیات و تنزلات کے مراتب ہین دوسرے قسم سے سات مرتبہ
مین یا یون کہو کہ نو مرتبہ مین بیان کیا گیا ہی جس تشریح و تفصیل سے کہین
سب ایک ہی مقصود ہی تفاوت و تخالف نہین ہان یہان یک شبہ
بہی رفع کرنا ضرور ہے وہ یہہ کہ اس بیان سے مبادا کسیکو حلول
و اتحاد کا گمان نہو جاوے اسکی مثال یہہ ہی کہ مثلاً آفتاب یک چشمہ آب
پر چمکا وہان سے اوسکا چمک یک آئینہ مین نمود ہوا پہر اوس کے مقابل
کے آئینہ پر چمکا اسطرح جسقدر آئینہ اوس کے مقابل ہوتے جائینگے

وہی چمک نظر آیا کریگی آخری آئینہ کے مقابل دیوار ہو تو دیوار کو آئینہ کا
شعاع روشن کردیگا اسیطرح فیضان وجود الٰہی کو یک نور تصور کرو چند
واسطہ سے دیوار پردہ نور چمکتا ہے آخر دیوار کثیف بھی اوس کے روشنی
سے منور ہو جاتی ہی اس بیان کو اسقدر طول کرنے کا سبب یہہ ہوا کہ
اس زمانے مین اکثر لوگ کو اس علم تصوف کا شوق پیدا ہوا ہی ہر کوئی
اسکا طلب گار رہتا ہی لاکن یہہ شوق بے اثر پایا گیا ہزار آدمی سے شاذونادر
کوئی یک ہوگا کہ ... عمل کریگا کچھہ ذکر و فکر طرف متوجہ اور قرب خدا
کا طالب ہوگا محض یہہ علم بھی یک تماشای فن یا دل لگی کے نقل وحکایات
سمجھا گیا ہی ہر کوئی اس علم کا دم مارتا ہی فخر سمجھتا ہے خیر کچھہ بھی ہو جب
بعض طالبین اس علم تصوف کے کوئی رسالے دیکھہ لین اوسمین وحدت الوجود
یا احاطہ خدا تعالی کا ہر شئ پر بالذات او رمعیت ذات کے مسائل دیکھین
اپنے رائے سے اوسکو حلول و اتحاد نہ سمجھین اور ایمان سے بے نصیب
ہو جائین الحاد و زندقہ مین نہ پڑین اس غرض سے کچھہ اسکے بچاؤ کے
واسطہ بیان کرنا ضرور ہوا اگر اس عیوب سے پاک کر کے مسایل مذکورہ
کسی دانندہ لوگون سے اپنے عارف سے معلوم کر کے اوسپر عقیدہ رکھین
ایمان اوسکا کامل عقیدہ درست ہوگا اسکا ثمرہ البتہ آخرت مین پاویگا
اسکے سات عمل بھی ہو تو فہو نور علی نور ذلک فضل اللہ یوتیہ
من یشاء اگر کسیکو سچا شوق ہو تو اسکے بعد نغمۂ راز وغیرہ معتبر
کتب اوستاد سے دیکھین نہ کہ خود رائی سے ششم قرب وصال

یہہ قرب و وصال ایسا ہنین کہ ایک جسم سے دوسرا جسم نزدیک ہو
یا ملاقات کرے بلکہ جب یقین ہوا کہ رب ازروے وجود عبد کا
عین ہی جب عبد اپنے غیریت کو دُور کیا اپنی ہستی وہمی کے خیال سے
درگذرا قرب و وصال علمی وشہودی درجہ بدرجہ حاصل ہوا جہان تہا وہین ہی
جیسا تہا ویسا ہی ہی مگر اپنے وہم وخیال سے غفلت سے جو دور تھا
عینیت کے علم کے حاصل ہونے سے دوری جاتی رہی وہی قرب و
وصال ہی اگرچہ یہہ بات کتابون سے دیکہنے یا سُننے سے مُرشدون
سے ارشاد پانے سے اسباب کا علم حاصل ہوتا ہی یہہ بھی فائدے
سے خالی ہنین لاکن کمال وہ ہے کہ کسب سے اور مراقبون سے
سوای اِس عینیت کے دوسرا خطرہ نہ دل مین آوے اور اس
محویت مین بے خودی اور مرتبۂ فنا حاصل ہووے وہ قرب وصال
حقیقی ہی ~~ تو مباش اصلا کمال این ست وبس * تو دران گم شو
وصال این ست وبس * معیت کا حال بھی اسی طور پر ہے اَللهُ مَعَكُم
أَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنی خدا تعالی تمہارے ساتہہ ہی تم جدہر رہو جب
وجود پاک الہی عین ہو کر ہر شئی کے ساتہہ رہے اس سے زیادہ پہر کونسی
معیت ہوگی - اندراج شئی در شئی اس کو کہتے ہین کہ ایک شئی مین ایک
شئی رہنا مثلاً ہم علم الہی مین عین ذات الہی ہین اور ذاتِ الہی
ہمارا عین ہی گویا شجر مین تخم ہی اور تخم مین شجر پس اِس قیاس
پر ذرا غور سے دیکہین تو معلوم ہوگا کہ ہمارے مین تمام ہے اور تمام

ہین ہم ہین ہر شئی کا یہی حال ہی مگر یہہ مسئلہ اور قرب و وصال او معیت کو
اس طور سے جاننا کہ حلول و اتحاد و نا ہووے کیونکہ حلول اور اتحاد کفر ہی
حلول ایک چیز مین ایک چیز داخل ہونے کو کہتے ہین اتحاد دو چیز ملکر
ایک ہو جانے کو کہتے ہین ۔ تجدد امثال کا مسئلہ ایسا ہی کہ ما سوا ہی
ذات و صفات آلہی کے جو چیز موجود ہی ہر لحظہ فانی ہوتی ہی معاً پہر موجود
ہوتی ہی اس طور پر کہ اسکی حقیقت اور اصلیت مین کوی قسم کا فرق
نہ آوے کیا واسطہ کہ صفات آلہی بیکار نہین ہین اسم ممیت مارتا ہی فانی
کرتا ہی اسم محی پہر اسی آن زندہ کرتا ہی وجود بخشتا ہی حاصل کلام اس مسئلہ
کو زیادہ طوالت ضرور ہی اس کے جاننے کی چندان ضرورت نہین ایمان
صحیح اسپر بالفعل موقوف نہین اس لئے اختصار کیا گیا اسی طرح قضا و
قدر کا مسئلہ یہہ بھی عقائدات شرعیہ موافق یقین کرنا کافی ہی اسکی حقیقت
کما حقہ پہچاننا دشوار ہی مبتدی اور اہل سلوک کو اسطرح جاننا ضرور نہین
ہان اسقدر معلوم کرنا کہ سواے فعل آلہی اور ارادت آلہی کے کوئی فعل ظہور
مین نہین آتا کفر و اسلام طاعت و معصیت نیک و بد فقر و غنا ہمارے ہمارے
اعیان کے قابلیت کے موافق ظاہر ہوتے ہین مثلاً اگر ہم لعل و یاقوت
کو تاج پر لگادین اور سنگ خارہ کو فرش زمین کرین اسپر ہمارا ظلم
نہین ہوا کیونکہ ہر ایک کا حوصلہ اس طرح کا تہا گہوڑے کو دیکہتے ہی اسکی
زبان قابلیت یہہ کہتی ہے کہ زین لگادین اور سوار ہو وین گدہے
کی زبان قابلیت یہہ کہتی ہی کہ بوجہا لادین اسطرح ہمارے اعیان

اپنے زبان قابلیت سے واہب حقیقی تعالی شانہ سے جو جو طلب کئے
عطا فرمایا جس عین کی قابلیت دوزخ مین جانے کی ہے خدا اگر اوسکو بہشتی
بناتا یا بہشت کی قابلیت والے کو دوزخی بناتا البتہ لایق خدائی کے نہیں تہا
بلکہ ہر ہر کی خواہش کے موجب دینا اوس کا کام ہے غم کرنا ہے تو اپنے
حقایق کے قابلیت کا غم کرنا ہے حقایق ہمارے اپنے قابلیت سوافق جو چاہے
دیا قابلیت بے جبل جاعل ہے یہہ بحث طوالت زیادہ چہتی ہے نام اس رسالہ کا
اختصار پس یہہ عذر قبول کرنے کا ہے فقط

اسرار

اس تحریر سے معلوم ہوا کہ مسئلہ قضا و قدر کی تماماً و کمالاً اور اسیطرح دوسرے
بعضے دقیق و نازک مسائل معلوم کرنا کچہہ حاجت نہین شہودیہ اور وجودیہ
کے رد و قدح مین خوض کرنا ضروری امر نہین مبتدیون کو اس سے
کیا غرض - کام آنے کی بات یہی ہے کہ ایمان صحیح عقیدہ درست حاصل
کرنا یہہ تو تنزلات ستہ اور وحدۃ الوجود مسئلہ عینیت غیریت کی تحقیق
ہونے سے حاصل ہو سکتا ہے شرک خفی سے نکلتا ہے توحید ذاتی
توحید صفاتی توحید افعالی تمامی اصول کا اصل ہے یہہ میسر ہوتا ہے اسے معنے
توحید ذاتی وہ ہے کہ ایک وجود کے قائل ہونا سوای وجود الہی کے
دوسرے کو لا وجود جاننا توحید صفاتی وہ ہے کہ جمیع صفات مثل حیات علم
و قدرت ارادت سمع بصر کلام خاص ذات الہی کے ہین بندے کی
حقیقت مردہ - جاہل - عاجز - مضطر - بہرا - اندہا - گونگا ہے ممکنات

مین جو صفات آلہی ظاہر ہین بطور عکس کے نمودار ہین شخص وہی صفات الہی ہین پس جب صفات کو ممکنات سے نفی کیا تو باقی رہی صفات اللہ کی دوسرے کسی کو صفت نہین ہی یہہ توحید صفاتی ہی۔ توحید افعال جب ماسوی اللہ سے قدرت کی نفی ہوی بعہ پہر افعال سواے خدا کے دوسرے سے کس طرح ظاہر ہوسکتے ہین۔ بے قدرت کیا کرسکیگا جو فعل ظہور مین آتا ہے فعل الہی ہے یعنی فعل آلہی شخص ہی فعل بندہ عکس اس صورت سے توحید افعالی ثابت ہوی یہی بات کام آسنے کے ہین اس کے سواے دوسرے علوم و مسائل اس کے تحت جاننا چاہیے دوسرے مسائل پر یہہ بات موقوف نہین۔ جب ان تین توحید پر یقین کامل حاصل ہوا اسپر مواظبت کرنا اور نفس کی پاکی اور دل صفائی طرف مشغول ہونا ضرور ہوا۔ اس کا نتیجہ تب ظاہر ہوگا اس کو سلوک کہتے ہین سلوک کا حال تو اول بیان ہوا اس کا خلاصہ پہر لکہا جاتا ہی۔

اسرار

ان تین قسم کی توحید کا نتیجہ یہہ ہے کہ اپنی ہستی اور اپنے صفات اور افعال نظر سے اوٹہتے جاوین جب اپنے ذات کو دیکہے ذات الہی کا مظہر جانے جب اپنے صفات کو دیکہے صفات آلہی کا مظہر تصور کرے اپنے افعال کو افعال الہی کا مظہر سمجہے بدستور ہر کسی کے حال پر بہی خیال کرتا جاوے یہان تک کہ تمام کی ہستی اور صفات اور افعال نظر سے گر جاوے اس کو فکر کہتے ہین ذکر و فکر اصل سلوک

ہے ذکر وہ ہی کہ خدا کو یاد کرے ذکر تین قسم پر ہی۔ **اول ذکر جلی** زبان
سے باواز اللہ کے نام کا ذکر نا یہہ ادنی مرتبہ ہے مگر مبتدی پر ذکر جلی
اس راہ مین فرض ہے اس کا فائدہ بھی زیادہ ہی خطرے اور حدیث
نفس کو بند کرنا سواے اس کے ممکن نہین۔ **دوسرا ذکر قلبی** وہ یہہ
ہی کہ دل مین اللہ کا نام یاد کرنا یہہ اوسط درجہ ہے لاکن کمال نہین کیونکہ
اس مین لفظ کا خیال اور ذاکر و مذکور کا تصور باقی رہتا ہی **تیسرا ذکر**
خفی روحی وہ یہہ ہے کہ فقط ہستی الہی کا تصور رہے دل مین لفظ اللہ کا
خیال بھی نرہے اللہ سے مراد ہستی صرف ہی فقط اوس کے سواے
دوسرا خطرہ دل مین آنے ندیوے اس وقت قلب صنوبری کے
یعنے جانب چپ سینہ متوجہ رہے اس کو مراقبہ کہتے ہین اس کی
ہمیشگی سے فائدہ عظیم ہے یہہ بڑا مددگار ہے اسی عمل کے مدد سے
مرتبہ بیخودی و فنا حاصل ہوتا ہی یہہ عمل آسان نہین ہوتا جب تلک
تعلقات دل سے دور نہ ہوین تمامی تعلقات ماسوی اللہ سے جب
دل خالی رہے یہہ عمل مراقبہ آسان ہوتا ہی اس سے دل کی روشنی ظاہر
ہوتی ہی جب یہہ روشنی زیادہ ہوی عالم ملکوت کا سیر حاصل ہوتا ہی
غیب کے امورات معلوم ہوتے ہین اسکا نام کشف ہی اس کا بیان
طویل ہے یہان اسقدر بس ہی مگر یہہ عمل مرشد کے اجازت سے کرے
جلد فائدہ نظر آویگا وگرنہ نقصان نہین۔ **رباعی**

طفل مکتب کو ہی ادیب ضرور		اور بیمار کو طبیب ضرور

طالب حق مرید کو خاطر   مرشد کامل و لبیب ضرور

ذکر اقسام کے ہین - اللہ اسم ہو اللہ ہو کے ذکر کا طریق جُدا ہے
پاس انفاس و انا حاصل ہوتا ہے لا الہ الا اللہ کا ذکر نفی اثبات ہے
اس مین مرتبہ فنا جلد حاصل ہوتا ہے یہہ طریقے مرشدون کے تعلیم
معلوم ہو سکتے ہین -

اسرار

تصرف آلہی عالم پر مانند تصرف روح کے ہی جسم پر لیکن ہر دو تصرف
مین فرق یہہ ہے کہ جسم سے روح کا تصرف اور علاقہ اٹھہ گیا بعد جسم بیجان
ہوکر مردہ باقی رہتا ہے بیجان اور حس و حرکت اور کوئی حقیقت حیات کی
باقی نہین رہتی ہے لیکن تصرف و تعلق آلہی عالم سے اٹھہ جاوین تو
نہ کوئی صفت عالم باقی رہیگی نہ وجود عالم کا باقی رہے گا اسلئے وہان
جسم بے جان نمودار طور مردہ باقی تہا یہان عالم کا کچھہ نشان بہی
باقی نرہیگا نابود محض ہوجاویگا کیونکہ روح سے جسم کی حیات جاتی
رہنے سے اور مضغہ جسم خاک و ناچیز ہوجانے کے لایق ہوا ذات
آلہی وجود عالم ہے اور حیات عالم ہے اس کے تعلق سے وجود او رحیات
باقی اور قایم ہے سوا اسکے معدوم ہے پس نابود محض ہوجاویگا -

ملک تمثیل فی قابلیت اعیان و خواہش ذاتی انکہ

بہت بار ایسا ہوا کہ بعضے لوگ ذی اقتدار او رذی قدرت کریم النفس
ہزار ہا لوگ کو دعوت دیتے ہین جب مجلس کامل فراہم ہوئی ہر ایک سے

سوال کئے ہین کہ تم کونسی قسم کی غذا کہاؤ گے خواہش کس چیز پر ہی ہر ایک
فرد اپنے اپنے خواہش موافق غذا کی چیزان تفصیل وار بیان کیا تو
ایک کاغذ پر لکہہ لیکر چند عرصہ مناسب مین تمام چیزان ہر ہر کی خواہش
موافق بعضے اقتدار کے روسے بعضے خرق عادت اور کرامت کے
زور سے ہر ایک کے آگے لا رکھے ہین سب لوگ اپنے اپنے خواہش
موافق تناول کرکے محظوظ ہوئے ہین۔ اب قیاس کرو کہ اگر کوئی شخص
بہتر بریانی زعفران چاہا۔ کوئی جو کی خشک روٹی چاہا تو میزبان وہی لا دیا
کیونکہ چاہے ہے موافق دیا اوس کا کام ہی خراب چیز دینے سے اوسپر
حرف واعتراض نہین آسکیگا۔ ہر حال مین میزبان بری ہی فقط کریمی
بحال ہی اسیطرح اعیان کی جو قابلیت اور استعداد ہر اعیان کی
خواہش وہی ہے پس واہب حقیقی نے جو خواہش اعیان ثابتہ کی تھی
عطا فرمایا کوئی کفر چاہا کوئی معصیت چاہا کوئی بیماری چاہا کوئی آفت
چاہا وہی پایا۔ اس سے اعتراض کو جائے نہی۔ کوئی میزبان سے پوچھ
نسکیگا کہ مجھے ایسا خراب کہانا دوسرے کو بہتر غذا کسواسطے دیا
اسی طرح کوئی خدا پر حرف نہ رکھ سکیگا کہ مجھے کافر عاصی کسواسطے
کیا دوسرے کو مسلمان مطیع کس سبب سے فرمایا یہی باعث ہے کہ
جب قیامت مین کافران اور عاصیان خدا تعالی سے یہی سوال
کرینگے تو خدای جل شانہ اُن اُن کے اعیان کے قابلیات اونکو
دکھائیگا جب دیکھ لینگے قبول کرینگے اپنے خطا کے قائل ہوکر سر نیچے

کرینگے لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ۔ یعنی خداکو کوئی پوچھہ نہ سکیگا
بلکہ دوسرے لوگ سوال کرائے جائینگے۔

ذکر بیان قضا و قدر بطریق تمثیل دیگر

خداوند تعالی فاعل حقیقی اور مختار رہتے ہوسے بندہ فعل نیک سے ثواب
فعل بدسے عذاب پانے کا مثال لطیف لکھتا ہون جاسے غور ہی مثلا ایک
شخص ہے لنگڑا مطلق پاؤن نہین رکھتا جاسے سے حرکت کرنیکی قدرت
نہین رکہتا لاکن فن سپاہ گری جانتا ہی کسی شخص کے کھاندے پر
سوار ہوکر ہاتہ مین شمشیر لیکر دشمن کے لشکر مین گیا جسکے کھاندے
پر سوار ہے اوسکو جدہر چلو کہا وہ چلتا گیا اپنے شمشیر سے لوگون کو
قتل کرتا رہا بعد لنگڑا کہا کہ ایک میوہ دار درخت کے نیچے لیجاو شخص
اس کو لیگیا لنگڑا ہاتہ دراز کرکے پہل درخت سے توڑا جو محتاج اور
گرسنے تھے اونھون کو کہلایا آپ بہی کہایا یہان اب قیاس باریک اوسے
خیال نازک کی جاتے ہے یعنی لنگڑا از خود قدرت نہین رکہتا تہا کہ جاکے
حرکت کرے کسی کو قتل کرے یا کسی پر احسان کرے اوس کو تو
یہی کہینگا لنگڑے کا کام ہے لاکن اوس کو جو شخص اوٹھاکر پہراتا تہا
اوس نے قدرت اوسکو دیا اگر قدرت نہ دیتا لنگڑا کوی کام نہ کرسکتا
اگرچہ اٹھایا سو شخص قدرت دیا لاکن فعل نیک و بد کا حوصلہ لنگڑے کا ہے
جو اٹھایا تھا اوسکا طریق یہی ہے کہ لنگڑا جدہر چاہا جس طرح چاہا
اوسطرف لیجاوے پس اس صورت سے فاعل حقیقت مین ذات خدا

ہے قدرت دینا اس کا کام ہی آدمی جو اپنے اعیان کی قابلیت سے ہے
اوس موافق نیک و بد جو عمل کرتا ہی اوسکی جزا سزا پاتا ہے صدیق اکبر
اسپنے عین کی قابلیت کی موافق خواہشمند ایمان اور تصدیق کے
ہوسے ابوجہل کو انکار اور کفر کی رغبت پیدا ہوی لیکن قدرت نہین تھی
وہ قدرت باطن سے فاعل حقیقی کی جانب کی ہی کہ اونکا ایمان اوسکا کفر
ظہور مین آیا یہہ یک تمثیل ہے قریب الفہم وگرنہ تمامی وجوہ سے یہہ تمثیل
موافق نہ آئیگی ـ

تنبیہ

اصل حقیقت یہہ ہے حکمت الٰہی اور اسرار نامتناہی مین عقل حیران ہے
عقل کو دخل دینا اول نادانی یہی ہے یہہ تمامی تمثیلات و دلایل عقلی ہین
جب عقل کے پرپہان جلتے ہین اس سے کامل تشفی کب حاصل ہوسکتی ہے
ایمان و یقین کامل و محکم وہی ہے کہ اعتقادات شرعیہ پر تصدیق لاوے
شرعیہ و تصوفیہ مسایل و اسرار یہی ہین جو بیان ہوسے اب باقی رہا
معاملہ کشف اوسکی حقیقت اہل کشف جانتے ہین ہم ایمان کو یہہ ضرور ہے
کہ جو مقدمہ ہمارے فہم سے دور نظر آوے اوسکو خدا پر سونپے یونہی
شک مین نہ پڑین ع بندگی تراحکم چہ کار + واللہ اعلم بحقیقتہ

نظم

عقل ہے یا سوختہ اس راہ مین	فکر نا آموختہ اس راہ مین
نور غیبی جسکے دل مین جا کیا	اُس نے اُس سے آگہی پیدا کیا

سر وحدت نور ہے ای باشعور
سبہے ہمارے دل مین تاریکی تمام
دل سے تاریکی یہہ جب ہوجاوے دور
جملہ اسرار و تمامی مشکلات
وہم ہستی اور تعلق جسم کی
دل کی تاریکی کا ہے اصلی سبب
خانۂ تاریک مین مثل چراغ

فہم کرنے نور کو لازم ہے نور
نور کا کسں ظہور ہو دیگا مقام
غیب سے پیدا ہو دلمین ایک نور
خود بخود ہو جاوین حل از شش جہات
لذت فانی تمامی قسم کی
جاوے تاریکی تو آوے نور رب
جملہ نامعلوم کا دیوے سُراغ

چند ابیات ختام

مجھے علم سے کچھہ بھی بہرہ نہین
ولے جو کہ از غیب بخشا خدا
مجھے مرشدون سے جو پہنچا ہی فیض
یہہ سب آگہی غیب کا فیض ہے
یہ فضل خدا و بقدرت کبیر
عقیدے کا اپنے کیا امتحان
محک پر ہوا جبکہ کامل عیار
بہت عارفون سے کیا ہون صحیح
بسا عارفان حقایق شناس
موحد شعاران آگاہ دل
مجھے فیض صحبت سے کر سر بلند

حقایق معارف مین کچھہ رہ نہین
کہان تک کرون شکر اوسکا ادا
خدا اوسکے دہ چند بخشا ہے فیض
خداوند لاریب کا فیض ہے
جو کچھہ جانتا ہون قلیل و کثیر
درستی کے قائل ہوے کاملان
کیا اس عقیدے کو مین اختیار
نہین امر کوئی اسمین زشت و قبیح
بسا نکتہ فہمان روشن قیاس
تجرد پسند و تعلق گسل
عنایت سے اپنے کئے بہرہ مند

نہین کچھ سوی ہوس دل مین اور آرزو
اجل یاد آئی لگا دل پہ نیش
لگی دل مین آتش جلادی مجھے
ہوئی زندگی تلخ اور ناگوار
کیا جبکہ جذب طلب دل مین شور
ہوا عزم عز زیارت مزید
اور ہر شب ہوا شوق کامل ہوا
یہی حالت اضطراری مین تھا
یہہ اوراق اس اضطراری کے ہین
ہوئی جبکہ فرمایش اسکی بہم
گوارا نہین تہا کردن اسکو رد
بہر حال اسکو کیا اختتام
لکھا جب مین عورات کے واسطے
وسے قرۃ العین صفدر حسین
سعادت شعار و لیاقت دثار
اس ایام مین شوق اس فن کا ہی
ہی اس علم سکھنے مین بس اہتمام
خدا اوسکا مقصد و حاصل کرے
کرے سعی گو طبع اوراق مین

دریغا ہوی عمر پنجاہ دو
ہوا تازہ باطن مین دیرینہ ریش
یہانتک کہ جاسے ہلا دی مجھے
سفر لاعلاج کیا اختیار
دکھانے لگا بے طرح اپنا زور
لگی دل سے آنیکو اسکی نوید
تہہ طرف اوس کے مایل ہوا
بعجلت رسالہ نگاری مین تہا
نتایج فقط فضل باری کے ہین
کیا جب فرمایش اسکو قسم
دیا مجھکو توفیق بہی وہ صمد
ہو تاریخ بہی اختصار اسکا نام
۱۲۹۲
بچایا یا ہووت وقت کے آفات سے
وہ لخت جگر ہے مرا نور عین
دقیقہ رس و عاقل و کامگار
طلبگار توحید ذوالمن کا ہی
زیادہ طلب ہی توجہ تمام
صفائی آئینہ دل کرے
بہت فائدہ ہووے آفاق مین

ہر یک اسکی خواہش کرے ہوشمند | عقیدے ہو ذی فہم کے ارجمند
نہین امر خالی یہہ حسنات سے | ہی البتہ دینی مُراعات سے
الٰہی بحق رسولِ انام | علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام
دگر نور چشمان صاحب تمیز | تمامی برادر تمامی عزیز
تمامی احبا ہمہ اقربا | کر اپنی محبت سبھون کو عطا
خزاین سے کر در دل کے غنی | چکھا انکو توحید کی چاشنی
خصوصاً محب و شفیق صمیم | مرا دوست دینی ہی احمد کلیم
تعلّم کا اُسکو نہایت ہی شوق | طلب ہی ادب سے گردن دل کا طوق
حلیم الطبع اور سلیم المزاج | ہی بازارِ دل کا وتازہ رواج
ہین معلوم اکثر دقایق اوسے | ہوی حل بہت سے حقایق اُسے
خدا شوق اوسکا دو چندان کرے | اوسے ہمسر حق پسندان کرے
ہین از فرط اخلاص چاہا شتاب | کرون نام اسکا بھی درج کتاب
یہی حق سے ہی التجا و سوال | ہر یک دِل کو اس علم کا ہو خیال
بشرع محمد ہو اسکا قیام | جلے آتشِ عشق سے دِل مدام
دلون سے جدا ظلمت غیر ہو | ہر یک شخص کا خاتمہ خیر ہو

ضمیمہ

یہہ ضمیمہ رسالۂ اختصار کے خاتمہ پر لگایا گیا جب سال یکہزار و دو صد و نود و سہ ہجری مین فقیر نے مکہ معظمہ کو پہنچا حج و زیارت سے کامیاب و شرف زمین بوسی جناب قدوۃ السالکین عمدۃ الواصلین واقف اسرار

لی مع اللہ شریعت پناہی حضرت حاجی امداد اللہ شاہ صاحب قبلہ چشتی
و قادری مد اللہ ظلہ سے بہرہ مند ہوا ہر چہار طریقہ مشہورہ قادریہ چشتیہ
نقشبندیہ سہروردیہ کے خلافت و اجازت سے سربلند ہی حاصل کیا

نظم

شریعت کا ہے پیشوا بے عدیل | طریقت کا رہبر بطرز جمیل
تصوف مین عالی مقامات ہی | موحد عجب ذی کمالات ہی
ہی توحید مین اوسکو حق الیقین | دوئی اوسکے نظرون مین مطلق نہین
ہوا ورع اور ذکر و فکر اوسکا کام | کشادہ ہے باب افادہ مدام
کمال اوسکے مخفی ہین ظاہر نہیت | کوئی اوسکے باطن سے باخبر نہیت
رکھا عمداً اپنے کو وہ در نقاب | ہی پوشیدہ اس ابر مین آفتاب
مین باطن کا اوسکے کہون کیا ہی حال | بہر گونہ ظاہر مجھے کیا مجال
مین فیض اوسکے باطن سے پایا زیاد | ہوئین مشکلین حل بحسب مراد
کہان تک کرون شکر اوسکا بیان | مجھے تاب نے قلم اور قاصر زبان
قلم تھام خاطر سنین وقت جوش | تو رہ کام مین اپنے دایم خموش

ایضاً

سرخوش بادۂ تفرید ہی امداد اللہ | غرقۂ قلزم توحید ہی امداد اللہ
نیست لینے سے ہی مستغرق دریا شہود | واقف کلمہ تمجید ہی امداد اللہ
حوصلہ کیا ہی یہہ درویش پریشان دلکا | فیض بخشندۂ امید ہی امداد اللہ
گرچہ دنیا مین ہی لیکن نہین دنیا اوسکو | فرد ثانی تجرید ہی امداد اللہ

عین تحقیق مقامات ہی ارشاد اوسکا
مانع مشرب تقلید ہے امداد اللہ

دل روشن یہ ہی کشوف مریدنکا حال
غیرت ساغر جمشید ہے امداد اللہ

قرب اور بعد کا نزدیک نہین اوسکے قید
راہ باطن سے بتائید ہے امداد اللہ

چشم بیکار ہین آئینہ ہر شی ہیت
محو نظارگی دید ہے امداد اللہ

بے حضوری سے گرفتار بلا ہی خاطر
لطف فرمائیگا امید ہے امداد اللہ

رباعی

واصل حق نائب پیران پیر
حضرت امداد ہے روشن ضمیر

جنہین مجھ سے نقد پندار وجود
کر دیا خاطر کو معدوم وحقیر

ایضاً در ہنگام عزم بیت المقدس گفتہ شدہ

مجھے خاطر حضور حضرت امداد اب بس ہی
یہی مکہ مدینہ ہی یہی بیت المقدس ہی

فنا فی الذات کا رتبہ اگر حاصل ہو تجھکو
سمجھتا ہون کہ بد قسمت ہی نالائق ہی ناکس ہی

ایضاً

غوث کی صورت نظر آتی ہے مجھکو پیر مین
صورت پاک محمد غوث کی تصویر مین

دیکھتا ہون مین محمد مین ظہور نور ذات
خاطرا سب آئینہ ہین اس دل تنویر مین

ایضاً

جب تصور وحدت مطلق کا باتسکین ہوا
حق مین میرے حالت نحن رو الیسین ہوا

دل مین قبر وحشر کا خاطر رہیگا کیا ہراس
جب مرا امداد امداد محی الدین ہوا (مرشدنا — غوثنا)

الغرض جناب مولانا مرشدنا وسیلتنا فی الدارین کی تصنیف ضیاء القلوب
بیان سلوک مین ہر چہار طریقہ انیقہ کے بے نظیر با فیض بخش پر تاثیر دیکھا

اس لئے اوس کے دقایق شروع سے آخر تک جناب موصوف کے خدمت
شریف مین حل کیا چنانچہ ہر چہار طریقہ متذکرۂ بالا کے اذکار و اوراد و ذکر
و مراقبات مندرجہ جسقدر اونمین مرقوم ہین تجدیداً خاصتہً اوس کے عمل کی
اجازت اور دوسرون کو تعلیم و تلقین کی بھی اجازت بدست مبارک
شروع صفحۂ ضیاء القلوب مطبوعہ کے حاشیہ پر حضرت ممدوح نے تحریر
فرماکر مہر و دستخط خاص سے مزین کردیا وہ اب موجود ہے القصہ رسالہ
موصوفہ ہرچند حجم مین کم ہے لاکن فواید وافرہ و منافع متکاثرہ سے
شامل طرز تالیف سے اوسکے تائید غیبی صاف و صریح پائی جاتی ہے جو
شخص طلب الہی رکہتا ہو کوئی مرشد سے جو اجازت حاصل کیا ہوا اجازت
لیکر جس طریقہ مین چہتا ہے اور جس پر طریقہ سے غالب اعتقاد اور
محبت اوسکو دلنشین ہوا اوس طریقہ کے ذکر و فکر پر برابر بلا کہالت سستی
جمیل عمل کرتا رہے البتہ امید ہے کہ راہ سلوک بسرعت و آسانی طی کرکے
حصول مدعا سے کامیاب ہوگا لا توفیق الا باللہ اور اس رسالہ متبرکہ
ضیاء القلوب مین جو طرق اربعہ و اوراد و اذکار و ذکر و فکر وغیرہ ہے
کی اجازت حضرت مرشد مدظلہ سے اس فقیر کو پہنچی ہے تمام و کمال اوسکی
اجازت اور دوسرون کو اجازت دینے کی اجازت فقیر نے قرۃ العین
سعید دارین حاجی محمد صفدر حسین زاد اللہ عمرہ و ضاعف اللہ علمہ و عرفانہ
کو دیا ہے جسکو طلب ہو بعد فقیر کے اون سے حاصل کرسکتے ہین اللہم
وفق توفیقنا ولمن شاء و عمل علیہ و حصل مرادہم۔

فائدہ

جب حضرت ممدوح مدظلہ نے مکہ معظمہ مین یہہ رسالہ اختصار ملاحظہ فرمایا از نسکہ مختصر و مفید و قریب الفہم اور جامع مسایل ضروریۂ صوفیہ جسکا پڑہنا مبتدی کو از جملہ واجبات و ضروریات ہے از بس صاف و سلیس ہے اور حضرت موصوف مولانا و سیلتی فی الدارین کے خلفا اور مریدین عرب و ہند مین زیادہ ہین یکیک رسالہ اکثر مقام پر روانہ کیا اور چند سطر بطور تقریظ قلم خاص سے لکہہ کر دستخط و مہر مبارک ثبت فرمایا ہر چند اوسمین چند الفاظ اس طرح کے ہین کہ یہہ فقیر کمینہ خادم دیرینہ اوس منصب کا ہنین تہا لیاقت اون الفاظ سے موصوف ہونے کی نہین رکہتا اور یہہ کلام میرا عجز و انکسار سے ہنین بلکہ لایق اوس کے ہرگز ہرگز ہنین مگر جو الفاظ کہ قلم اقدس سے کاغذ کو شرف طرازش بخشی ہون فقیر ترک و محو کرنا اوسکا ادب سے دور سمجہہ کر بعینہ مزین اوراق کیا ہے وہی ہذہ

تقریظ جناب مرشدی مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ - ان دنون مین ایک نسخہ عجیبہ و غریبہ یعنے رسالۂ اختصار فی قواعد اسرار مصنفہ جامع کمال صوری و معنوی مولوی محمد محی الدین خاطر مصوری کا جو فقیر کے نظر سے گذرا پسند آیا اول سے آخر تک بغور ملاحظہ کیا خوب دیکہا تو موافق مذہب صوفیین اور اعتقاد محققین اہل یقین کے پایا مصنف موصوف سلمہ نے اس مسئلہ توحید کو کہ نہایت دقیق اور باریک

ہے باوجود اس اختصار عبارت کے ایسا وضاحت وصاف اور بسط
و تفصیل کے ساتھ مع تمثیلات کے لکھا ہی جیسا باید و شاید جزاہ اللہ
خیر الجزاء - الراقم فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ چشتی فاروقی ۱۲۹۳

رباعی از مولف

گر خدا کی ہی طلب سب سے گذرنا چاہئیے	ہی انیت سنگرہ یہہ دور کرنا چاہئیے
بیہ تکلف یہہ تعلق خاطر آزار ہے	سہل جینا چاہئیے اور سہل مرنا چاہئیے

نظم از مولف

ثمرہ سے زندگانی خوب ہے	یادگاریکی نشانی خوب ہے
ہے قریب الفہم باطرز شگرف	مرحبا گوہر فشانی خوب ہے
گرچہ ہی ہندی زبان مین صاف صاف	لیک یہ روشن بیانی خوب ہے
جان فدا ہے شیخ کی امداد پر	رسمین اسرار رہنمائی خوب ہے

فائدۂ ضمیمہ مکررہ

جب یہہ رسالہ اول بار سال ۱۲۹۲ ہجری مطبع محبوب شاہی واقع حیدرآباد مین
چھپکر شایع ہوا تہا مگر اکثر جا سے غلطی باقی رہگئی تھی علاوہ اوسپر چھاپے کی
غلطی ختم کردی اسواسطے بعد نظر ثانی سنہ ۱۲۹۳ ہزار و دوصد و نود و سہ تین ہجری
مین مطبع سلطان الاخبار بنگلور مین چہاپا ہوا آج تک جو سنہ ۱۳۰۶ ہجری ہے
ہر کہین وہی موجود ہے بلکہ اکثر لوگ خواہان ہین عدم میسری سے نالاں
فقیر کے نزدیک مطلق ایک رسالہ تک بھی نرہا چنانچہ فقیر اسی سال مین
میسور اور احسن کو جو مولد و موطن سے گیا تہا بعضے طالبین شایقین

از قسم نساء و رجال جو عزیزان خداجوئی مین غنیمت وقت ہین - ابتدائے
علم تصوف کے خواہان ہوئے فقیر نے بتلاش تمام وہان تین چار رسالے
جو دستیاب ہوسے شروع کروا کے جب یہہ مراتب ابتدائی اسکے
ذہن نشین ہوسے - بعضون کو نغمہ راز جو فنون تصوف و علوم معارف
مین سب سے نظیر اور جمیع مسائل ضروریہ و اسرار مدققہ پر حاوی - برخوردار
نور الابصار واقف رموز و اسرار سعید الدارین حاجی محمد صفدر حسین سلمہ
زاد عرفانہ کے تالیف سے ہی شروع کروا یا - کیونکہ ابتدائی مراتب تنزلات
و مسائل متفرقہ و اصطلاحات حضرات صوفیہ جب تک معلوم ہون کتب
مطول و مسائل دقیق کی تفہیم مطلق دشوار بلکہ غیر ممکن الغرض سال حال
حسب فرمائش احباب بار ثالث اوسپر نظر کر کے بلحاظ تانیث و تذکیر افعال
و الفاظ کو حسب محاورہ درست کیا گیا اور بعضی مضامین کی پس و پیشی اور
کم و بیشی حسب موقع لکہنا مناسب جانا مگر باوصف اوسکے بعینہ وہی رسالہ
ہے جو دس سال پیشتر ۱۲۹۳ سنہ ہزار دو صد و نود و سہ مین چہاپا گیا
ہی کوئی مضامین رسالہ مین فرق نہین سوا سے پس و پیشی مضامین کے
کوئی تفاوت نہین ہی یہہ حال اس لحاظ سے جمیع ناظرین کو معلوم کرایا گیا
کہ اس رسالہ مطبوعہ جدیدہ مین کم و بیشی و پس و پیشی دیکہکر دوسرون کے
تصرف پر محمول نکرین و منشا استوثیق و ہمہ تن مستعین - اور یہہ بہی معلوم رہے کہ
فقیر سنہ ۱۲۶۲ ہجری مین عہد ملک کو مہ سیاحت قلندر پر جنت نگر مین جناب عارف
باللہ مرشد حضرت سید غلام حسینی شاہ صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز

سے بیعت کیا طریقہ قادریہ رزاقیہ میں - اور بعد ۱۲۹۳ھ ہجری میں بمقام
مکہ معظمہ حضرت قدوۃ الواصلین فرید الدہر شیخ الہند والعرب جناب
افضل الحاج امداد اللہ شاہ صاحب قبلہ چشتی و قادری مدظلہ علی رؤس المسترشدین
سے ہر چہار طریقہ یعنے قادریہ و چشتیہ ونقشبندیہ وسہروردیہ میں شرف
اجازت و خلافت سے مشرف ہوا پھر بعد مقام بغداد شریف میں اولاد غوث
الاعظم رضی اللہ تعالے عنہ یعنے حضرت سیدی سندی جناب سید محمود
افندی سجادہ نشین روضہ مبارک بغداد مداللہ ظلہ العالی سے تبرکاً و تیمناً
طریقہ قادریہ عزیزہ میں دولت اجازت و خلافت حاصل کیا بہرہ یاب ہوا
بعد ۱۳۰۳ھ مقام لکھنو میں حضرت ملک العلماء مدراسی بحر العلوم عبد العلی صاحب قدس سرہ
کے پوتے حضرت عبد الحکیم صاحب جنت مکانی کے خلف الرشید عارف باللہ
جناب مولوی ابو الاحیا نعیم صاحب مدظلہ العالی سے خلافت و اجازت لینے کا
اتفاق ہوا کیونکہ حضرت ممدوح کے سفر حج میں مرشدنا حضرت امداد اللہ شاہ صاحب
قبلہ سے محض شرح مثنوی شریف جو بحر العلوم سے فیض بخش عالم ہے اوس سے
حضرت نعیم صاحب جو خاندان بحر العلوم سے ہیں اجازت و خلافت حاصل فرمائے
تا مثنوی شریف کے تدریس و تعلیم کے وقت شارح کی مدد ہوتی رہے فقیر نے
بھی مرشدنا کے اتباعاً اوس شرف میں شریک ہوا حاصل مدعا یہ ہے کہ پہلے
مرشد حضرت سید شاہ قلندر حسینی صاحب قبلہ قدس سرہ فقیر کے حق میں پیر
بیعت ہوتے ہیں دوسرے پیر دستگیر جناب امداد اللہ صاحب قبلہ مدظلہ پیر
خلافت اور تیسرے اور چوتھے بزرگان پیر تربیت کہلاتے ہیں پس

اس فقیر نے با لاستحقاق پہلے پیر خلافت کا نام مبارک و مقدس شجرۂ سلاسل مین داخل کیا کرتا ہے اور اپنے کو امداد اللہی سے ملقب کیا ہے اس فقیر سے تمامت پیر جو احیا و اعزا طریقہ قادریہ مین بیعت کرے ہین اور بعض خلافت و اجازت حاصل کرے ہین اون تمام کو بھی لازم ہے کہ شرفاً و تعظیماً اپنے کو امداد اللہی سمجھین اور کہا کرین اور لکھا کرین تو بہتر ہے حسن عقیدت اور عاقبت پر دلیل قاطع ہے۔

رباعی

خدا کی محبت یہ روشن دلیل	محبت ہی مرشد کی مُسن ہے خلیل
سبب یہہ کہ ستر آگہی کی راہ	دکھایا ہے مرشد بوجہ جمیل

ایضاً

جب حُسنِ عقیدت خدا ہے	اوس دلمین محبت خدا ہے
ہے دولتِ آ عزت اوسکو	دیدار ہے رحمتِ خدا ہے
مرشد سے ضرور ہے عقیدت	جس سے تجھے قربتِ خدا ہے
جس پیر سے تو خدا کو پایا	وہ ہادی وحدتِ خدا ہے
مرشد کو حقیر جس نے جانا	مردود یہ لعنتِ خدا ہے

ایضاً

یارب دے مجھے محبت پیر	صحبت ہی تری نصیحت پیر
پایا ہے تجھے اوسی سے خاطر	خود تیری عطا ہی نعمت پیر

اور ہر طریقہ مین جو شجرات حاصل ہوے ہین اور خلافت نامجات بھی موجود ہین یہہ تمام یک شجرۂ متفرعہ مین بہ ہیئت مجموعی سلسل لکھنا شروع

ہوا ہے انشاء اللہ تعالے عنقریب برخوردار سعادت مند داریں محمد حسین صفدر
سلمہ تمام کرینگے۔ اور جتنے طرق معدودہ چہارگانہ سے فقیر کو خلافت واجازت
پہنچی ہے اور شجرہ متفرعہ مجموعہ میں شریک ہیں تمادکا لا برخوردار محمد حسین صفدر
معمرہ درازدعرفانہ کو اجازت وخلافت دیا ہوں ہرچند اورنگ آباد میں
دو تین سال کے پیشتر یک اجازت نامہ طریقہ قادریہ میں لکھہ دیا تہا پس اب
باقی طریقہ سہ گانہ چشتیہ ونقشبندیہ وسہروردیہ دیگر طرق متفرقہ میں بھی
اجازت دیا ہوں پس ہر چہار طریقہ متبرکہ میں اپنا خلیفہ اور جانشین گردانا
ہوں اللہم زد فی علمہ وعرفانہ وارفع درجاتہ عندک یا قاضی الحاجات
بحرمت سید المرسلین فہو حبیبک وغوث الاعظم فہو محبوبک صلواتک
وسلامک علیہ وعلی آلہ واہل بیتہ وعترتہ الی یوم الدین یا ارحم الراحمین
ارحمنی آمین ثم آمین اور کمالات ظاہری وباطنی ومراتب اسرار خدادادی
پر برخوردار کی فقیر کو زیادہ فخر ہے حشر میں خدای اقدس کے روبرو بھی
فقیر کو ناز رہیگا انشاء اللہ تعالی۔

بیت

گر خدا پوچھے کہ کچھ تحفہ بھی لایا زیبیت — دور سے دکہلا کے کہدونگا کہ یہ صفدر حسین

اور محبی خواجہ معین الدین صاحب الہامی طریقہ قادریہ میں برادرم غلام محی الدین صاحب
اسنے طریقہ قادریہ وچشتیہ میں فقیر سے اجازت وخلافت حاصل کرے ہیں
جو لوگ فقیر سے محبت رکہتے ہیں ان سب سے محبت اور ایک اعتقاد رکھتا
سعادت کا سبب سمجھو [illegible]